وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ ج

اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس بھی مت جاؤ خواہ اعلانیہ ہوں خواہ پوشیدہ

(الانعام:۱۵۱)

بے حیائی

آغاز سے انجام تک

گناہوں کی دلدل
میں جکڑی جوانیوں
کے لیے نیکی کے نور
کا ایک ٹمٹماتا چراغ ،
گناہوں کی بادصرصر سے
نیکیوں کی بادبہار کی طرف
رہنمائی کرنے والی پراثر تحریر

از قلم

نعیم احمد ابرار

مکتبہ
تبلیغ دین

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	....	بے حیائی! آغاز سے انجام تک
از قلم	....	نعیم احمد ابرار
طباعت اول	....	۲۰۰۵ء
ضخامت	....	۶۴ صفحات
ناشر	....	مکتبہ تبلیغ دین، لاہور
قیمت	....	-/۳۶ روپے

.... تقسیم کار ....

مکہ کتاب گھر

الکریم مارکیٹ (سیکنڈ فلور)، اردو بازار لاہور 042-7124882

فہرست عنوانات

عرضِ اوّل ۹

زنا قرآن مجید کی روشنی میں

۱۔ زنا بے حیائی ہے ۱۴
۲۔ بے حیائی کے سب طریقوں سے بچیے ۱۴
۳۔ جنت کے باغوں میں داخل ہونے والے ۱۵
۴۔ جنت کے اونچے بالا خانوں کے مالک ۱۶
۵۔ مغفرت اور اجر کے مستحق ۱۷
۶۔ سزا کے مستحق ۱۷

زنا احادیث مبارکہ کی روشنی میں

۱۔ زانیوں کو دردناک عذاب ۱۹
۲۔ شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ ۱۹
۳۔ شادی شدہ زانیوں پر امت کا آدھا عذاب ۱۹

۴۔ زانی کے بارے میں انسانی اعضاء کی گواہی	۲۰
۵۔ زنا کے وقت ایمان کی رخصتی	۲۲
۶۔ پڑوسن سے زنا کی وعید	۲۳
۷۔ شیطان کا تاج پہنانا	۲۳
۸۔ عذاب الٰہی کو دعوت	۲۴
۹۔ زنا کے سبب وباؤں کا پھیلنا	۲۵
۱۰۔ زنا باعث قحط	۲۷
۱۱۔ زانی پر آسمان وزمین کی لعنت	۲۷
۱۲۔ زانی بت پرست ہے	۲۸
۱۳۔ زنا میں چھ بری خصلتیں	۲۸
۱۴۔ آخرت کی تین بری خصلتیں	۲۹
۱۵۔ زانی مومن نہیں رہتا	۲۹
۱۶۔ رحمت عالم ﷺ کی نصیحت	۲۹
۱۷۔ مومن اور منافق کی علامت	۳۱
۱۸۔ زنا کی مصیبتیں	۳۲
۱۹۔ زانی کے لیے مصیبتیں ہی مصیبتیں	۳۲
۲۰۔ زانی کے لیے خطرناک سزا	۳۳
۲۱۔ آٹھ قسم کے لوگ دوزخ میں	۳۴
لقمان حکیم کی نصیحت	۳۵
نفس پر قابو پایا اور جنت مل گئی	۳۸
زنا کے مسائل	۴۲
درجات زنا	۴۳

پڑوسن کے ساتھ زنا	۴۵
اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے محروم لوگ	۴۶
محرم کے ساتھ زنا	۴۶
رجم کی سزا کا واقعہ	۴۷
دوسرا واقعہ	۴۸
ایڈز کے متعلق اقوام متحدہ کی رپورٹ	۵۴
ایشیا و یورپی ممالک میں ایڈز سے مرنے والے افراد کی تعداد	۵۵
گناہوں کے اندھیروں میں بھٹکتی انسانیت سے ایک گذارش	۶۱

انتساب

شہر بہاولپور کی اس پکی خانقاہ کے نام

جہاں قلوب سے حُب دنیا کا زنگ اتار کر اسے نورِ ایمان کے رنگ سے رنگا جاتا ہے

جہاں تصوف کی خوشبو بھی مہکتی ہے اور شوق شہادت کا سورج بھی جگمگاتا ہے

جی ہاں

جامع مسجد عثمان و علی (رضی اللہ عنہما)

جس کی بنیاد شیخ طریقت وسالار جہاد مولانا محمد مسعود اظہر دامت برکاتہم العالیہ نے رکھی

خدا کرے

یہ چشمہ ہمیشہ علم وعرفان وجہاد کے پیاسوں کو سیراب کرتا رہے۔

(آمین)

عرضِ اوّل

اسلام ایک کامل اور آفاقی دین ہے جس نے انسانیت کو ظلمت کے گھٹاٹوپ اندھیروں سے نکال کر نورانی اور پاکیزہ تعلیمات کی روشنی عطا کی اگر آپ اسلام سے قبل کے معاشرے پر ایک نگاہ دوڑائیں تو واضع طور پر نظر آئے گا کہ انسانیت کس طرح گناہوں کی دلدل میں پھنسی سسک رہی تھی اور اشرف المخلوقات کا لقب پانے والا انسان جانوروں سے بھی بدترین طریقے پر زندگی گذار رہا تھا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان پر احسان عظیم ہوا اور عرب کے اس فساد زدہ اور گناہوں میں ڈوبے معاشرے میں اسلام کی پرنور کرنوں نے اپنا دامن پھیلانا شروع کیا اور انسان کو گناہوں کی دلدل سے نکال کر احکامات خداوندی کا تابع بنایا اسلام نے انسان کو اجتماعی طور پر ایسا نظام حیات دیا جس پر عمل کر کے انسانیت امن وآتشی کی پیامبر بن گئی دین اسلام نے اپنی تعلیمات کے ذریعے جس چیز پر سب سے زیادہ زور دیا اور بار بار تاکید کی وہ اللہ تعالیٰ کے احکامات کو ماننا اور ان پر عمل کرنا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جن چیزوں کی ممانعت آئی ہے ان سے رُک جانا (بچنا) ہے اسلام نے انسان کو گناہوں سے بچنے کی بہترین انداز میں تاکید کی اور انسان کو احکامات خداوندی پر سختی سے عمل پیرا ہونے کی تلقین کی تاکہ انسان آخرت کی ابدی زندگی کے مزے حاصل کر سکے۔ اسلام سے قبل کے معاشرے میں سینکڑوں ایسی قبیح برائیاں اپنی جڑیں مضبوط کر چکی تھیں۔ جن کا سن کر انسان کانپ اُٹھتا ہے اور انسانی عقل اس جہالت کی منظر کشی دیکھ کر حیران ہو جاتی ہے

اسلام سے قبل کا معاشرہ جن سنگین ترین گناہوں میں غرق تھا وہ گناہ لاتعداد تھے لیکن ان لاتعداد گناہوں میں بعض ایسے سنگین گناہ تھے جو ظاہری طور پر تو بہت ہلکے معلوم ہوتے تھے لیکن حقیقت میں ان کے اندر پوشیدہ تباہی بہت خطرناک تھی ان سنگین گناہوں میں سے ایک سنگین گناہ ''زنا'' تھا جس نے عرب معاشرے کی اکثریت کو اپنی لپیٹ میں لے رکھا تھا اور پورا عرب معاشرہ اجتماعی طور پر اس قبیح اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بننے والے گناہ کی لپیٹ میں آچکا تھا پھر جب اسلام کی پاکیزہ تعلیمات نے اس زمین پر اپنا نور بکھیرنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ کو حکم دیا کہ لوگوں کو گناہوں کے نقصانات سے آگاہ کرو اور انہیں گناہوں پر چلنے والے عذاب سے ڈراؤ تاکہ بھٹکتی ہوئی انسانیت امن وسکون سے زندگی گذارے اور صراط مستقیم پر چل سکے چنانچہ یہ حکم ملنے کے بعد آقائے دوجہاں رحمتہ للعالمین ﷺ نے لوگوں کو ان گناہوں کے نقصانات سے بچنے اور نیکی کرنے کی تلقین کرنا شروع کی پھر آقائے دوجہاں ﷺ نے لوگوں کو اس سنگین گناہ سے بچنے کے بارے میں بھی آگاہ کرنا شروع کیا جس گناہ کے بارے میں یہ رسالہ آپ کے سامنے لایا گیا ہے نبی اکرم ﷺ نے اللہ کی مقدس کتاب کی مبارک آیات کو اپنی اثر انگیز تعلیم کے ذریعے لوگوں کے دلوں میں منتقل کرنا شروع کیا اور انہیں آگاہ کیا کہ یہ گناہ اپنے وجود میں کتنے نقصانات سموے ہوے ہے اسلامی تعلیمات کے مطابق زنا کبیرہ گناہوں میں شمار ہوتا ہے جس کی قرآن وحدیث میں شدید مذمت آئی ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے اس سنگین فعل سے بچنے کی بار بار اور سختی سے تاکید فرمائی ہے اور اس سے بڑھ کر زانی شخص کے لیے قرآن وحدیث شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں کیونکہ یہ کبیرہ گناہ انسان کو جہنم کے بدترین عذاب کی طرف لے جاتا ہے نیز اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر ﷺ کی شدید ناراضگی کا سبب بنتا ہے۔ آج کے مسلم معاشرے

میں مسلمانوں کا ایک کثیر طبقہ اہل مغرب کی تعلیمات کا دلدادہ ہے اور حکامات خداوندی کو پس پشت ڈال کر مغربی تہذیب کے فرسودہ نظام پر عمل پیرا ہے جس کے باعث مسلمانوں کے معاشرے میں بھی یہ سنگین گناہ اپنی جڑیں پھیلاتا جارہا ہے اور مسلمان عذاب آخرت سے غافل ہو کر تیزی سے اپنے لیے جہنم کا سامان کر رہا ہے چنانچہ ان سب چیزوں کو مدنظر رکھ کر دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ مسلمانوں کو اس سنگین گناہ اور اس کی تباہ کاریوں (نیز قرآن وحدیث اس بارے میں کیا کہتے ہیں) سے آگاہ کیا جائے تاکہ مسلمانوں کو پتہ چلے کہ جس گناہ کی طرف وہ تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور اسے انتہائی ہلکا سمجھا جارہا ہے انہیں علم بھی نہیں کہ یہ گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کتنا بڑا جرم ہے اور عذاب خداوندی کو دعوت دینے والا ہے اور مسلمانوں کو تیزی کے ساتھ اس خطرناک آگ کی طرف لے جارہا ہے جس بھڑکتی آگ کا صحیح دل سے تصور کر کے ہی انسان کانپ جاتا ہے چنانچہ یہ ساری چیزیں سامنے رکھ کر قرآن وحدیث کی روشنی میں اس رسالے کو مرتب کیا گیا ہے اور انتہائی عام فہم انداز اختیار کرنے کی کوشش کی گئی ہے تاکہ ہر مسلمان اس کو پڑھ کر بآسانی سمجھ سکے اور اس گناہ سے بچنے کی کوشش کرے اس رسالے میں برادر کبیر مولانا عصمت اللہ معاویہ صاحب کا ذکر نہ کروں تو انتہائی بے مروتی ہوگی اس لیے کہ انہوں نے بندہ پر شفقت فرماتے ہوئے اس رسالے کو تحریر کرنے کے دوران سطر سطر پر رہنمائی فرمائی اور کئی غلطیوں کی نشاندہی کر کے رسالے کو ہر لحاظ سے مکمل کرنے کے لیے تعاون فرمایا اور سب سے بڑا فضل واحسان مجھ فقیر پر اس ذات اقدس کا ہے کہ جس رب قدوس نے مجھ پر فضل فرما کر مجھے دین اسلام کی صحیح سمجھ عطا فرمائی اور پھر مجھے اس قافلہ حق کے ساتھ شامل فرمایا جس قافلہ حق کہ نقش قدم پر چل کر انسان آخرت کی کامیابیوں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو پالیتا ہے اور پھر دین کی سمجھ کے ساتھ ساتھ مجھے یہ توفیق بھی بخشی کہ میں اس کے پیارے احکامات کو تحریر کر کے عوام

الناس کے سامنے لاؤں جس سے مسلمان بھی روشنی پا سکے اور میری مغفرت کے اسباب بھی پیدا ہو جائیں بے شک اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور بخشنے والا اور انسانیت پر رحم کرنے والا ہے۔

نعیم احمد ابرار

۲۹-۹-۲۰۰۴ بروز بدھ

۱۴۲۵ھ، مظفر آباد

زنا قرآن مجید کی روشنی میں

مختصر تمہید میں آپ نے پڑھ لیا کہ زنا اسلامی شریعت میں کیسا قبیح گناہ سمجھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب پیغمبر کی شدید ناراضگی کا سبب بنتا ہے اللہ تعالیٰ نے انسانیت کی ہدایت کے لیے مختلف ادوار میں مختلف پیغمبر مبعوث فرمائے اور ان پیغمبروں میں سے بعض پر اپنی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے تاکہ اللہ کے بھیجے ہوئے یہ پیغمبر اور کتابیں انسانیت کی رہنمائی کا کام کرسکیں اور ظلمت کے اندھیروں میں بھٹکتی انسانیت نور ایمان کی روشنی سے منور ہو کر آخرت کی کامیابیاں پاسکے چنانچہ ہر دور میں انبیاء آتے رہے اور اپنے اوپر اترنی والی کتابیں بھی سناتے رہے اور لوگوں کی بھلائی کے لیے کوشاں رہے وقت گذرتے گذرتے جب نبی آخر الزماں ﷺ تک پہنچا تو پھر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرماتے ہوئے انسانیت کی ہدایت کے لیے پیارے حبیب سردار الانبیاء ﷺ کو مبعوث فرمایا اور انہیں بھی رسالت و نبوت کے ساتھ ساتھ اپنی سب سے مقدس کتاب عطا کی اور پھر اس کے بعد اعلان فرمادیا کہ اب نہ کوئی نبی آئے گا اور نہ کوئی کتاب آسمانوں سے آلے گی چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی تعلیمات اور قرآن مجید کو قیامت تک آنے والے انسانوں کی رہنمائی کے لیے معیار قرار دیا لہٰذا انسانیت کو آگاہ کردیا کہ اب جو انسان بھی صراط مستقیم پر چلنا چاہے اور جنت کا مستحق بننے کی کوشش و خواہش کرے اسے چاہیے کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور قرآن مجید کے احکامات کو سچے دل سے تسلیم کرے اور اگر کوئی شخص ان دونوں (قرآن مجید اور نبی کریم ﷺ) سے ہٹ کر کوئی اور راستہ تلاش کرنے کی کوشش کرے گا تو وہ شخص گمراہ ہوگا اور اس کا طریقہ غلط تصور کیا جائے چنانچہ مسلمان کی کامیابی کا دارومدار صرف اور صرف اللہ کے نبی ﷺ کی اتباع اور قرآن مجید کے احکامات کو ماننے میں

ہے بس اسی چیز کو سامنے رکھ کر آپ کے سامنے قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں اس رسالے کو مرتب کیا گیا ہے لہٰذا آیئے سب سے پہلے قرآن مجید کے اس گلشن کی سیر کرتے ہیں جس سے دل کو سکون میسر آتا ہے اور انسان حقیقی کامیابی کی طرف آجاتا ہے اور پھر اس سے بڑھ کر یہ کہ مسلمان کے لیے اس گناہ سے بچنا کافی آسان ہو جاتا ہے جس گناہ کے بارے میں قرآن مجید میں وضاحت کی گئی ہو لہٰذا اس چیز کو مدنظر رکھ کر سب سے پہلے قرآن مجید کی تعلیمات کی روشنی حاصل کرتے ہیں کہ وہ اس گناہ کے نقصانات کے متعلق کیا حکم دے رہا ہے تاکہ ہر مسلمان قرآنی تعلیمات کی روشنی میں اپنے آپ کو اس گناہ کبیرہ سے بچا سکے۔

① زنا بے حیائی ہے

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰىٓ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا.

[سورۃ الاسراء آیت ۳۲]

ترجمہ۔ اور تم زنا کے قریب بھی نہ جاو کیونکہ وہ بہت بے حیائی ہے۔

اس آیت سے ہمیں معلوم ہوا کہ زنا بہت بڑی بے حیائی ہے اور بے حیائی کے قریب بھی نہیں پھٹکنا چاہیے کیونکہ اس کی قربت کے باعث انسان اس کبیرہ گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کر بیٹھتا ہے۔

۲۔ بے حیائی کے سب طریقوں سے بچیئے۔

وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ [الانعام:۱۵۱]

ترجمہ:۔ اور بے حیائی کے جتنے طریقے ہیں ان کے پاس مت جاو خواہ وہ اعلانیہ ہوں خواہ پوشیدہ قرآن مجید کی اس آیت کی تشریح میں فقیہہ ابواللیث ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ظہر سے مراد بڑا گناہ یعنی زنا ہے اور ''بطن'' سے مراد بوس وکنار وغیرہ ہے اور یہ سبھی زنا ہی میں داخل ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہاتھ بھی زنا کرتے ہیں اور آنکھیں بھی زنا کرتی ہیں اور فقیہہ رحمۃ اللہ علیہ مزید آگے لکھتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا

ارشاد ہے۔

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَیَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ط ذٰلِکَ اَزْکٰی لَهُمْ ط اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌ بِمَا یَصْنَعُوْنَ o وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ یَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَیَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ. [النور: ۳۰، ۳۱]

ترجمہ:۔ آپ ﷺ مسلمان مردوں سے کہہ دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے بے شک اللہ تعالیٰ کو سب خبر ہے جو کچھ لوگ کیا کرتے ہیں اور مسلمان عورتوں سے کہہ دیں کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کیا کریں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مردوں اور عورتوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے اور اپنی شرم گاہوں کو حرام کاموں سے محفوظ رکھنے کا حکم فرمایا ہے اور زنا کو اللہ تعالیٰ نے تورات، انجیل، زبور اور قرآن مجید کی بہت سی آیات میں حرام قرار دیا ہے اور یہ بہت بڑا گناہ ہے بھلا کسی مومن کی عزت وآبرو کو لوٹنے سے بڑھ کر اور ان کے نسب کو خراب کرنے سے بڑھ کر بڑا اور کیا گناہ ہوگا (نسب کو خراب کرنے سے مراد اس بچے کی پیدائش ہے جو زنا کے سبب حرام کا پیدا ہو)

③ جنت کے باغوں میں داخل ہونے والے

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَّالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَo اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَo اُوْلٰئِکَ فِیْ جَنّٰتٍ مُّکْرَمُوْنَ .

[المعارج: ۲۹، ۳۰، ۳۵]

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اپنے ستر کی حفاظت کرتے ہیں البتہ ان کے لیے ان کی بیویاں اور لونڈیاں جائز ہیں۔ ایسے لوگ ہی جنت کے باغوں میں عزت سے داخل ہوں گے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو جنت کے باغات کی خوشخبری سنا رہا ہے جو اپنے ستر کی حفاظت کرتے ہیں یعنی زنا سے اپنے آپ کو بچاتے ہیں اور صرف اسی چیز پر اکتفا کرتے ہیں جسے اللہ تعالیٰ نے ان کے لیے حلال قرار دیا ہے۔

اور ایسے ہی پاکیزہ لوگوں کے بارے میں ایک دوسرے مقام پر ہے۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ o اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْمَامَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ o فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ o اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ o الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o

[سورۃ المومنون: ۵، ۶، ۷، ۱۰، ۱۱]

ترجمہ:۔ اور جو اپنے ستر کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور لونڈیوں کے کیونکہ ان پر وہ قابل ملامت نہیں مگر جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں تو وہ حد سے گذرنے والے ہیں...... یہی لوگ (جو ستر کی حفاظت کرتے ہیں) وارث بنیں گے جنت الفردوس کی وراثت پائیں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ان آیات مبارکہ میں جنت کی خوشخبری کے ساتھ ان لوگوں کے لیے وعید ہے جو بیوی اور لونڈی کے علاوہ ناجائز خواہش (زنا) رکھتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ نے حد سے گذرنے والا قرار دیا ہے اور حد سے گذرنے والے کے لیے جہنم کا عذاب ہے پس اے غافل مسلمان اسلامی احکامات کی حدود پر ہی اکتفا کرتا کہ جہنم کے دردناک عذاب کی لپٹوں سے تیرا وجود محفوظ ہو جائے۔

④ جنت کے اونچے بالاخانوں کے مالک

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ...... اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا o خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا

وَ مُقَامًا O [الفرقان ۶۸:۷۵:۷۶]

ترجمہ:۔ اور جو لوگ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہیں پکارتے (یعنی شرک نہیں کرتے) جو کسی ایسی جان کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ تعالیٰ نے محترم ٹھہرایا ہے اور وہ زنا نہیں کرتے...... یہی لوگ ہیں جنہیں ان کے صبر کے صلے میں جنت کے اونچے بالا خانے ملیں گے جہاں ان کا استقبال دعا اور سلام سے ہوگا وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے وہ کیسی عمدہ جگہ ہے ٹھہرنے کی اور کیسی اچھی جگہ ہے رہنے کی۔

⑤ مغفرت اور اجر کے مستحق

وَالْحٰفِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ ط اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا.

[الاحزاب ۳۵]

ترجمہ:۔ پاکباز مرد اور پاکدامن عورتیں اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والے مرد اور یاد کرنے والی عورتیں ان کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بڑا اجر مہیا کر رکھا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ زاکرین اور پاکباز مردوں عورتوں کو اجر کی بشارت دے رہے ہیں سبحان اللہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی بھرمار ہے کیا ہی کمال ہے کہ مسلمان ذکر خدا سے زبان تر کرے اور خود کو زنا سے بچا کر رکھے اور مغفرت کے مزے لوٹے۔

۶۔ سزا کے مستحق

وَّالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ ط وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا O

[الفرقان: ۶۸]

ترجمہ: اور جو لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتے اور اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے اس کو قتل نہیں کرتے ہاں مگر حق پر اور نہ بدکاری کرتے ہیں اور جو شخص ایسے برے کام کرے گا تو اس کو سزا سے سابقہ پڑے گا۔

اس آیت مبارکہ پر آپ غور کریں تو اس آیت کا اندازہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کفر و شرک اور قتل ناحق کی طرح زنا بھی عظیم الشان جرم ہے۔

پیارے مسلمانو! قرآن مجید کی ان آیات کے مطالعہ سے آپ کو معلوم ہو گیا کہ قرآن مجید میں جگہ جگہ اس سنگین اور قبیح گناہ کی مذمت آئی ہے اور اسلام نے اس گناہ سے بیزاری اختیار کی ہے قرآن مجید کی آیات مبارکہ کو پڑھ کر دونوں پہلو ہمارے سامنے واضح ہو گئے ہیں کہ انسان اگر زنا سے اپنے آپ کو بچالے تو اللہ تعالیٰ اس کے نتیجے میں مسلمان سے جنتوں کے وعدے فرما رہا ہے اور جنتی انعامات سے دلوں کو خوشی عطا کر رہا ہے۔ ان قرآنی تعلیمات کے مطالعے سے مسلمان کو علم ہو گیا کہ زنا جیسے حرام فعل سے بچنا انسان کو کیسی بلندی اور سرفرازی پر لے جاتا ہے اور اس حرام کام کو اختیار کرنا انسان کو ذلت کی گہری کھائی میں جا پھینکتا ہے اور بے شک انسانی عقل بھی اس فعل کو قبول کرنے پر تیار نہیں حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بن ابی طالب سے روایت ہے کہ انہوں نے جاہلیت کے زمانہ میں بھی زنا نہیں کیا اور کہا کرتے تھے کہ جب مجھے یہ گوارا نہیں کہ کوئی شخص میری عزت پامال کرے تو میں کسی اور کی عزت کیسے پامال کر سکتا ہوں؟ کاش زنا کے بارے میں اگر مسلمان کی سوچ ایسی ہی بن جائے جو حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کی تھی تو پھر کمال ہو جائے پیارے مسلمان زنا ایسا گناہ ہے جو سراسر نقصان دہ ہے اور انسان کو نور اسلام سے محروم کر کے ظلمت کے اندھیروں کی طرف دھکیل دیتا ہے اور انسان اسی شاہراہ پر چلتے چلتے جہنم کی گہری کھائی میں جا گرتا ہے۔ اور وہ خطرناک آگ جس کے بارے میں پڑھ کر انسان کا کلیجہ منہ کو آتا ہے، لہٰذا جہاں تک ممکن ہو سکے جہنم کے دردناک عذاب سے اپنے آپ کو بچا۔ آیئے اب گلشن حدیث کی سیر کریں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ نبی

اکرم ﷺ کے فرامین مبارکہ زنا کے بارے میں کیا کہہ رہے ہیں اور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سمیت تمام مسلمانوں کو اس قبیح فعل سے محفوظ فرمائے۔

زنا احادیث مبارکہ کی روشنی میں

① زانیوں کو دردناک عذاب

نبی اکرم ﷺ نے طویل حدیث میں فرمایا کہ رات مجھے دو آدمی ارض مقدسہ کی طرف لے گئے اور ہم تنور جیسی ایک جگہ پر پہنچے (جو اوپر سے تنگ اور نیچے سے کشادہ ہوتی ہے) تو وہاں سے آوازیں آرہی تھیں اور شور بلند ہو رہا تھا نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اندر جھانک کر دیکھا تو اندر ننگے مرد اور ننگی عورتیں موجود تھیں جب ان کے نیچے سے آگ کا شعلہ آتا تو وہ چیختے ہیں اور فرمانے لگے یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا میں زنا کیا کرتے تھے جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے انہیں اس جرم کی سزا میں عذاب سے دوچار کیا۔ [رواہ البخاری زواجر، ص۲۲۰، ج۲]

② شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ اللہ تعالیٰ کے ہاں آدمی کا اس عورت کے رحم (شرمگاہ) میں نطفہ (منی) ڈالنا ہے جو اس کے لیے حلال نہ تھی۔

[زواجر، ص۲۲۵، ج۲]

اس حدیث مبارکہ میں شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ زنا کو قرار دیا گیا ہے جس سے زنا کی سنگینی کا اندازہ ہوتا ہے اگر مسلمان ان احادیث کو بغور پڑھتا رہے تو کچھ بعید نہیں اس گناہ کی لعنت عام مسلم معاشرے سے ختم ہو جائے۔

③ شادی شدہ زانیوں پر امت کا آدھا عذاب

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ بیشک جس آدمی نے شادی شدہ عورت سے زنا کیا

تو (ایسے) زانی اور زانیہ (دونوں) پر اس امت کا آدھا عذاب ہوگا (دیا جائے گا) [زواجر، ص ۲۲۵ ج ۲]

اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو اس خوفناک عذاب کی لپیٹ میں آنے سے محفوظ فرمائے مندرجہ بالا حدیث ان زانیوں کے بارے میں ہے جو کہ شادی شدہ ہوں کیونکہ اسلام نے مسلمان مرد وعورت کے لیے بالغ ہونے کے بعد نکاح کا جو حکم دیا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ ہی یہی ہے کہ مسلمان مرد وعورت زنا جیسے قبیح فعل میں مبتلا نہ ہو جائیں روایات میں آتا ہے کہ اولاد جوں ہی بالغ ہو والدین کو چاہیے کہ ان کی شادی کر دیں کیونکہ اگر بالغ ہونے کے بعد وہ کسی گناہ میں ملوث ہو گئے تو اس کا گناہ والدین کے سر پر بھی ہوگا اسلام کی پاکیزہ تعلیمات میں یہی کمال ہے کہ اس نے انسانی زندگی کا جو نظام متعارف کیا ہے وہ اخلاق وکردار کی انتہا ہے اور اسلام کی یہی ممتاز خوبیاں ہیں جو ایک انسان کو پیدائش سے لے کر وفات تک کی مکمل راہنمائی فراہم کرتی ہیں اب اس حدیث مبارکہ کو پڑھنے کے بعد اسلام میں شادی کی حدود وقیود اور مسائل پڑھے تو انسان دنگ رہ جاتا ہے کہ اسلام کی تعلیمات خود بخود انسان کو گناہوں سے چھٹکارا دلاتی جاتی ہیں آج کے مسلمان یورپ کے ہوس زدہ معاشرے پر ایک نظر ڈالیں کہ وہاں اسلامی شادی کی ترتیب نہیں جس کے باعث یورپ میں حرام سے پیدا ہونے والی اولاد کی شرح ۷۰ فیصد تک جا پہنچی ہے اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر کیا عظیم احسان فرمایا کہ انہیں ایسی پاکیزہ تعلیمات سے آگاہ کیا جن پر عمل کر کے انسان کا معاشرہ مثالی اور آخرت باکمال ہو سکتی ہے افسوس صد افسوس مسلمان اسلامی تعلیمات سے ہی دل لگا کر مغربی تہذیب سے کنارہ کش ہو جائیں تو ہمارے معاشرے میں پھیلی بدامنی اور بے چینی جڑ سے نکل سکتی ہے۔

(۴) زانی کے بارے میں انسانی اعضاء کی گواہی

رحمتہ للعالمین حبیب خدا محمد مصطفےٰ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جس آدمی نے اپنا

ہاتھ ایسی عورت پر رکھا جو اس کے لیے حلال نہ تھی اور شہوت کے ساتھ رکھا تو قیامت کے دن وہ شخص اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن کے ساتھ بندھا ہوگا اور اگر اس نے عورت کا بوسہ بھی لیا تو اس کے دونوں ہونٹ جہنم میں کٹ کر گریں گے اور اگر اس نے زنا بھی کر لیا تو قیامت کے دن اس کی ران (ٹانگ) بول کر گواہی دے گی کہ مجھ پر حرام کام کیا گیا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کی طرف غصہ کی نظر سے دیکھیں گے تو اس کے چہرے کا گوشت گر پڑے گا تو اس پر وہ زانی کہے گا کہ میں نے تو (زنا) نہیں کیا تو زبان بھی بول پڑے گی آگے اسی طرح تمام اعضاء کے بولنے کا ذکر ہے۔ [زواجر ص ۲۲۵ ج:۲]

قیامت کی ہولناکیوں کا تذکرہ تو کتابوں میں سلسلہ در سلسلہ چلا آ رہا ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا مندرجہ بالا حدیث میں زانی شخص کے جسمانی اعضاء کے بارے میں بیان آیا ہے حدیث کی ابتداء انسان کے ہاتھ کے غلط استعمال سے ہوتی ہے اور انتہا بھی آپ کی نظر سے گذری قرآن مجید مین جو ارشاد ہوا ہے اور پیچھے کی سطور میں بھی اس کا ذکر گذر چکا ہے کہ مسلمانوں کو منع کیا گیا ہے کہ مسلمانو تم بے حیائی کے قریب بھی نہ پھٹکو اب ایک شخص اگر کسی غیر محرم عورت سے علیحدگی میں ملتا ہے تو لازماً ان دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے جو انہیں آہستہ آہستہ بہلا پھسلا کر گناہ کی دلدل میں پھنسا دیتا ہے چنانچہ اگر کوئی شخص غیر محرم کے ساتھ بیٹھنے سے ہی اجتناب کرے تو لازمی بات ہے وہ آگے آنے والی تمام تر سنگین برائیوں سے محفوظ رہ سکتا ہے جیسے کہتے ہیں کہ چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے بچو کیونکہ چھوٹا سوراخ بڑے سوراخ کو جنم دیتا ہے اب اگر انسان ایک غیر محرم کے قریب علیحدگی میں بیٹھے گا تو لازمی بات ہے کہ گفتگو کرتے کرتے انسان کے ہاتھ اگر اس کی طرف بڑھے تو پھر یکے بعد دیگرے اس طرح یہ برائی بڑھتے بڑھتے اس انتہا تک انسان کو لے جائے گی جہاں اس سے وہ سنگین فعل سرزد ہوگا جو اسے سیدھا جہنم کے گڑھے میں پھینک

دے گا اس سے واضح ہوا کہ چھوٹی سے چھوٹی غیر شرعی غلطی سے اجتناب کرنا چاہیے تاکہ وہ چھوٹی غلطی کسی بڑی غلطی کا بنیاد نہ بن جائے اور ذلت مسلمان کا مقدر بن جائے۔

⑤ زنا کے وقت ایمان کی رُخصتی

رحمۃ للعالمین، ہادی عالم محسن انسانیت نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بندہ جب زنا کرتا ہے تو اس وقت ایمان اس کے اندر سے نکل جاتا ہے (یعنی وہ بے ایمانی کی حالت میں ہو جاتا ہے) اور جسم سے نکل کر سایہ بن کر اس کے سر پر کھڑا ہو جاتا ہے اور جب زانی فعل زنا سے فارغ ہو جاتا ہے تو ایمان واپس اس کے اندر پلٹ آتا ہے۔ (الحدیث)

اس حدیث کو پڑھنے کے بعد ایک مسلمان غور سے سوچے کہ زنا کتنا شدید ترین اور مبغوض ترین فعل ہے کہ جس کی ادائیگی کے وقت انسان ایمان سے خالی ہو جاتا ہے اے مسلمان اللہ کے لیے تھوڑا سا غور کر اگر تو اس گناہ میں مبتلا ہوا اور اسی وقت تجھے موت آ گئی تو تیرا انجام کیا ہوگا اے مسلمان کیا تو دنیا سے اس حالت میں رخصت ہونا پسند کرتا ہے کہ تو ایمان سے محرومی کی حالت میں قبر میں اتر جائے کیا دنیا کی عارضی زندگی آخرت کے مقابلے میں کچھ حیثیت رکھتی ہے مسلمانو تھوڑا سا سوچو کہ اسلام کے ماننے والوں کے لیے سب سے قیمتی بات ہی یہی ہے کہ انہیں مرنے کے بعد ہمیشہ کی پرسکون زندگی کی خوشخبریاں سنائی گئی ہیں اور مسلمان اس عارضی زندگی کو گزارنے کے بعد ہمیشہ والی کامیاب زندگی کی طرف لوٹ جائے گا اب اس عارضی اور مختصر سی زندگی میں بھی انسان ایسے فعل کرے جو اسے ایمان سے محروم کر دیں تو اسے کیا فائدہ یہ محرومی تو کافروں کے حصے میں آئی ہے کہ وہ بے ایمانی کی حالت میں دنیا سے رخصت ہو کر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے جہنم کا ایندھن بن جائیں گے لیکن افسوس کاش کے مسلمان اپنے پیارے نبی ﷺ کی خوبصورت تعلیمات پر عمل کرے تو اسے دنیا سے کامران ہو کر آخرت کی زندگی میں قدم رکھنا پڑے مسلمانو خدارا بے ایمانی کی

موت سے بچو کیا تم تھوڑی دیر کے گناہ بے لذت سے اپنا دامن بچا کر ہمیشہ کی پرسکون زندگی پر راضی نہیں ہو۔

⑥ پڑوسن سے زنا کی وعید

نبی کریم ﷺ سے ایک مرتبہ ایک شخص نے پوچھا کے اے اللہ کے رسول ﷺ اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ یعنی کبرا لکبائر کیا ہے؟ یا کون سا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا یعنی شرک کرنا حالانکہ اس (اللہ تعالیٰ) نے ہی پیدا کیا پھر وہ شخص کہنے لگا اے اللہ کے رسول ﷺ اس کے بعد کون سا کام ہے؟ (یعنی کون سا گناہ بڑا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بچے کو اس خوف سے مار ڈالنا کہ وہ ساتھ کھائے گا یہ سن کر اس نے پھر پوچھا کہ یا رسول ﷺ پھر کون سا؟ (یعنی اس کے بعد کون سا گناہ بڑا ہے) آپ ﷺ نے فرمایا انی تزنی حليلة جارج. تیرا اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرنا۔ [بخاری باب اثم الزناة]

اس حدیث مبارکہ میں تین سنگین گناہوں کے بارے میں آگاہ کیا گیا ہے اور پڑوسی کی بیوی سے زنا کو بڑے گناہ میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ اسلام نے پڑوسی کے حقوق متعین کیے ہیں اور پڑوسی کو تکلیف پہچانے پر قرآن وحدیث میں شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں ایک مسلمان کو یہ اختیار نہیں کہ وہ اپنے پڑوسی کو چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی پہنچائے چہ جایہ کہ اس کی بیوی سے زنا یہ تو بہت ہی سنگین معاملہ ہے کیونکہ خالی زنا ہی شدید نقصان سے خالی نہیں اس کے اوپر پڑوسی کے حق پر ڈاکہ ڈالنا یہ اس سے بڑا معاملہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے اور ہمیں عقل سلیم عطا فرمائے تاکہ ہم اسلامی احکامات پر عمل پیرا ہو کر جنت کے مستحق بن سکیں۔

⑦ شیطان کا تاج پہنانا

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ بے شک ابلیس (شیطان) زمین میں (پر) اپنا لشکر بھیجتا ہے اور ان سے یہ کہتا ہے کہ جو تم میں سے کسی مسلمان کو زیادہ گمراہ کرے گا

سو اس کو میں تاج پہناوں گا چنانچہ یہ حکم ملتے ہی وہ (چیلے) زمین میں پھیل جاتے ہیں اور اپنا اپنا کام کرتے ہیں پھر شام کو جب واپس آتے ہیں تو ایک شیطان جا کر اپنی کاروائی سناتے ہوئے کہتا ہے کہ میں فلاں کے ساتھ مسلسل لگا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنی بیوی کو طلاق دیدی تو اس کی یہ بات سن کر ابلیس کہتا ہے کہ یہ تو کوئی کمال نہیں وہ پھر کسی اور سے شادی کر لے گا پھر دوسرا (شیطان) آتا ہے اور کہتا ہے کہ میں فلاں کے ساتھ مسلسل لگا رہا یہاں تک کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی ڈال دی تو ابلیس اس کی بات سن کر کہتا ہے کہ یہ تو...... تو نے کچھ نہ کیا وہ تو عنقریب صلح کر لیں گے پھر ایک اور شیطان آ کر کاروائی سناتا ہے اور کہتا ہے کہ میں مسلسل فلاں سے زنا (کا فعل) سرزد کروانے کی کوشش کرتا رہا یہاں تک کے انہوں نے زنا کر لیا تو ابلیس اس کی بات سن کر کہتا ہے کہ یہ تو نے اچھا کیا تو اس کو قریب کر کے تاج پہناتا ہے (نعوذ باللہ من شر الشیطان وجنودہ) [زواجر ص ۲۲۵ ج:۲]

اس حدیث کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ زنا کتنا گھناونا جرم ہے کہ شیطان بھی اس کو کمال کا جُرم سمجھتا ہے حالانکہ روایات میں آتا ہے کہ طلاق اللہ تعالیٰ کے نزدیک بہت قبیح ترین فعل ہے کیونکہ اس سے پورے پورے خاندان آپس میں الجھ جاتے ہیں اور پورا خاندانی نظام تباہی سے دوچار ہو جاتا ہے اور بعض اوقات طلاق کے باعث قتل وقتال کے واقعات تک بات جا پہنچتی ہے لیکن اس کے باوجود زنا اس فعل سے بھی زیادہ شدید ترین چیز ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو شیطان کی فریب کاریوں سے محفوظ فرمائے اور شریعت مطہرہ کے پاکیزہ سائے میں زندگی گزارنے کی توفیق دے۔

⑧ عذاب الٰہی کو دعوت

حاکم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس بستی میں زنا اور سود پھیل جائے گا تو گویا اس بستی کے لوگوں نے اپنے لیے عذاب الٰہی کو دعوت دیدی حدیث مبارکہ میں زنا وسود پر عذاب الٰہی کی وعید پر غور کیا جائے تو

ہمیں موجودہ معاشرے میں یہ بات کھلی آنکھوں سے نظر آئیگی کہ آج کے معاشرے میں یہ دونوں خطرناک بیماریاں جڑ پکڑ چکی ہیں جس کے باعث وقتاً فوقتاً عذاب الٰہی ان جگہوں پر مسلط ہوتا ہے آپ اکثر پڑھتے ہوں گے کہ آج فلاں جگہ شدید آندھی کے باعث سینکڑوں افراد موت کا نوالہ بن گئے اور بعض جگہ سیلاب اور زلزلے کی شدت انسانیت پر موت کی شکل میں مسلط ہو رہی ہے آج یورپی ممالک میں اس طرح کے عمومی عذاب نازل ہونے کی سب سے بڑی یہی دو وجہیں ہیں ایک تو ان کا مکمل معاشی نظام سود پر چل رہا ہے اور دوسرا مغرب کا ہر تیسرا گھر زنا کی وبا میں لتھڑا پڑا ہے ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ نے چودہ سو سال پہلے ہی ان چیزوں کے بارے میں آگاہ فرما دیا تھا لیکن افسوس مسلمان فرامین نبوت ﷺ سے غافل بنے رہے، جس کے نتیجے میں آج یہ دونوں بیماریاں آہستہ آہستہ مسلم معاشرے میں بھی سرائیت کرتی جارہی ہیں جس کے باعث مسلم ممالک بھی اس طرح کے عمومی عذاب کی لپیٹ میں ہیں ہماری آنکھوں کے سامنے کئی واقعات ایسے رونما ہو چکے ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے پوری پوری بستی کو اپنے عذاب کی لپیٹ میں لے لیا اور بعد میں تحقیق کے بعد بھی یہی پتہ چلا کہ یہاں عیاشی و فحاشی اپنے عروج پر تھی پس جو شخص بھی احکامات خداوندی سے آنکھیں موند کر ان بے لذت گناہوں کا دلدادہ بنا رہے گا تو عمومی عذاب کا کوڑا اس کے سر پر ضرور برسے گا۔

⑨ زنا کے سبب وباؤں کا پھیلنا

فقیہ ابواللیث ثمرقندی رحمۃ اللہ علیہ اپنی سند کے ساتھ نقل فرماتے ہیں کہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ کو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہ کہتے ہوئے سنا کہ جب یہ حالات دیکھنے میں آئیں کہ تلواریں سونتی ہوئی ہیں اور خون بہائے جارہے ہیں تو یقین کرلو کہ ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کو ضائع کیا ہے جس کا انتقام ایک دوسرے کے ذریعے لیا جارہا ہے اور جب دیکھو کہ بارش بند ہو رہی ہے تو سمجھ لو کہ لوگوں نے

زکوۃ دینا بند کردی ہے جس کی وجہ سے اللہ پاک نے اپنی بارش روک لی ہے اور جب دیکھو کہ وبا پھیل رہی ہے تو یقین کرلو کہ زنا عام ہو رہا ہے۔ [تنبیہ الغافلین]

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر جو احکامات نافذ کیے گئے ان کی بنیادی وجہ ہی یہی ہے کہ مسلمان تمام تر پریشانیوں سے محفوظ ہو جائیں کیونکہ جب انسان مکمل اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہوتا ہے تو ہر طرف امن ہی امن قائم ہو جاتا ہے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے ان تعلیمات کو کھلے دل سے قبول کر کہ ان پر عمل کیا تو اس دور میں امن و امان کی جو مثالیں ہماری تاریخ میں محفوظ ہیں انہیں پڑھ کر انسان حیران ہو جاتا ہے اور اس کی سب سے بنیادی وجہ ہی یہی تھی کہ انہوں نے اللہ کے احکامات کو زمین پر نافذ کیا تھا جس کی برکت سے ان کا دور مثالی دور تھا آج پورے معاشرے میں قتل و غارت گری عام ہے اور آئے روز اخبارات میں قتل کی خبریں نمایاں نظر آتی ہیں اور آپ غور کریں تو آپ کو یہ کڑی سیدھی وہاں تک ملتی نظر آئے گی کہ لوگ عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ضائع کر رہے ہیں جس کے باعث آپس کی کشیدگی عروج پر ہے اس کے علاوہ بارشوں کی بندش کا معاملہ آپ کو واضح نظر آئے گا کیونکہ لوگ مال کو دنیا کی عیش و عشرت کے لیے استعمال کر رہے ہیں اور امیر مسلمان امیر تر اور غریب تر ہوتا جا رہا ہے پورے معاشرے میں ہزاروں لوگ ایسے ہیں جو زکوۃ لازم ہونے کے باوجود زکوۃ نہیں ادا کرتے جس سے معاشرے میں بگاڑ کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بارش بند ہونے کا عذاب بھی واضح نظر آتا ہے اور ہر طرف شور ہے کہ اس سال بارش نہ ہونے کے باعث پیداوار میں شدید کمی واقع ہوگئی ہے حالانکہ مسلمان یہ غور نہیں کرتا کہ مجھے ملنے والے خدائی رزق میں سے جو ادائیگی کا حکم ملا ہے میں اس کو پورا کر بھی رہا ہوں کہ نہیں اور اس کے علاوہ آپ ہسپتالوں میں چلے جائیں آپ کو ادویات کے حصول اور بیماریوں کی تشخیص کے لیے آنے والے لوگوں کی قطاریں نظر آئیں گی اور کوئی نہ کوئی بیماری مسلمان کو گھیرے ہوئے ہوگی اور بعض نت نئی وبائیں

پھیل رہی ہیں جن کے بارے میں کبھی سنا ہی نہیں ہوتا بس یہ انہی گناہوں کی بدولت ہم پر عذاب ہے جنہیں ہم نے اپنے اندر جگہ دے رکھی ہے اور کسی طور پر بھی ان گناہوں سے بچنے کا خیال دل میں نہیں لاتے۔

⑩ زنا باعث قحط

آقائے دوجہاں رحمت عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ کسی قوم میں جب زنا پھیل جاتا ہے تو اسے قحط سالی کی مصیبت میں مبتلا کیا جاتا ہے اور جب رشوت کی گرم بازاری (کثرت) ہوتی ہے تو اس پر خوف طاری کر دیا جاتا ہے۔ [مشکوۃ شریف]

حبیب خدا ﷺ کے اس فرمان کو پڑھ کر ایمان کو حلاوت ملتی ہے کہ انہوں نے چودہ سو سال پہلے ہی اس منظر کا نقشہ کھینچ کر اپنی امت کی رہنمائی فرمائی اور انہیں منع کیا کہ غلط امور سے اجتناب کرو آج زنا کی کثرت کے ساتھ ساتھ رشوت خوری کی لعنت ہمارے معاشرے کا لازمی حصہ بن چکی ہے اور تمام حکومتی محکمے اس گندگی کی لپیٹ میں ہیں بلکہ اب تو عام انسان کو معمولی سے معمولی کام کے لیے رشوت کی رقم جیب میں رکھنی پڑتی ہے چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر آدمی اس گناہ کا رسیاہ ہے مسلمانوں کا ماضی ان کی کردار کی وجہ سے بہت تابناک تھا اور آج جو ذلت ہم پہ مسلط ہوئی ہے وہ اسی کردار سے کنارہ کشی کی بدولت ہوئی ہے اس وقت سارا عالم کفر مسلمانوں کے خلاف متحد ہو چکا ہے اور کئی ممالک میں مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا گیا ہے لیکن یہ سارے ظلم وستم دیکھ کر کوئی مسلمان اپنے دل میں ان کا درد بھی محسوس نہیں کرتا یا اللہ تمام مسلمانوں کو ایسے سنگین گناہوں سے بچا جن کے باعث ان کے دل کافروں اور منافقوں کے خوف سے نجات پا سکیں تاکہ مسلمان اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لیے کوئی قابل قدر کارنامے سرانجام دے سکیں۔

⑪ زانی پر آسمان وزمین کی لعنت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں

آسمان اور زمین بوڑھے زانی پر لعنت کرتے ہیں حتیٰ کہ زانیوں کی شرم گاہوں کی بو جہنم والوں کو ایذاء دے گی۔ [رواہ البزار، زواجر ص ۲۲۲ ج:۲] اس حدیث مبارکہ میں بوڑھے شخص کے زنا کرنے کے متعلق وعید آئی ہے کیونکہ اس عمر میں تو انتہائی بدبختی کی بات ہے کہ انسان قبر کے قریب پہنچ جائے اور پھر بھی حیوانوں کی طرح کے کام کرتا رہے اسی لیے حدیث مبارکہ میں آسمان و زمین کی لعنت کا بھی ذکر ہے کیونکہ بڑھاپے میں انسان کو تمام تر دنیا کی رنگینوں سے توبہ کر لینی چاہیے یہ عمر کی آخری سیڑھی ہے جس کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ انسان قبر کے بالکل قریب پہنچ چکا ہے اور اگر انسان یہ سب کچھ جاننے کے باوجود بھی اس عمر میں دنیا کی غلاظتیں ترک نہ کرے اور سنگین جرائم پر کمر باندھ رکھے تو اس کے لیے ایسا ہی ہونا چاہیے جیسا حدیث مبارک میں ذکر آیا ہے۔

⑫ زانی بت پرست ہے

نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ (بار بار) زنا کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ بت پرست اسلام میں سب سے بڑا گناہ شرک ہے کیونکہ مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور پھر انسان جب اس کے علاوہ کسی اور کو اپنا معبود سمجھنے لگ جاتا ہے تو وہ مشرک بن جاتا ہے اور روایات میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سارے گناہ معاف فرما دیں گے لیکن شرک ایک ایسا سنگین گناہ ہے جس کی کوئی معافی نہیں مندرجہ بالا حدیث مبارکہ میں زنا پر مداومت کرنے والا یعنی کے زنا کا عادی اور بار بار زنا کرنے والے شخص کو بت پرستی سے تشبیہ دی گئی ہے کہ بت پرست اور زنا کا عادی شخص ایک جیسے ہی ہیں اس حدیث سے اندازہ لگایا جائے کہ زنا کتنا بڑا جرم ہے کہ بت پرستی کے جیسا سمجھا جاتا ہے۔

⑬ زنا میں چھ بُری خصلتیں

نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے لوگوں کی جماعت! زنا سے بچو کیونکہ اس

میں چھ چیزیں (خصلتیں) نقصان دہ ہیں تین دنیا میں اور تین آخرت میں۔

① دنیا کی تین بری خصلتیں

❶ زانی کے رزق میں کمی اور بے برکتی ہو جاتی ہے۔

❷ زانی نیکی کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔

❸ زانی کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں نفرت پیدا ہو جاتی ہے اور ایک اور جگہ آیا ہے کہ زانی مرد اور زانی عورت کے چہرے کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔

② آخرت کی تین بری خصلتیں

❶ زانی کے لیے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے۔

❷ زانی سے حساب سختی سے لیا جائے گا۔

❸ زانی عذاب دوزخ کا مستحق ہوگا۔

⑭ زانی مومن نہیں رہتا

نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ:

ولا یزنی الزانی حین یزنی وھو مومن۔ [بخاری]

ترجمہ۔ جب کوئی شخص زنا کرتا ہے تو وہ اس وقت (عملی طور پر) مومن نہیں رہتا۔

اسی طرح کی ایک حدیث مبارکہ پیچھے بھی گذر چکی ہے جس میں زانی کے زنا کے وقت ایمان ختم ہو جانے کے بارے میں آیا تھا یہ حدیث مبارکہ بھی یہ بتا رہی ہے کہ انسان زنا کے وقت عملی طور پر مومن نہیں رہتا اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے کے ہم ایسی وعیدات کے مستحق نہ بن جائیں اور اپنا سب کچھ ضائع کر بیٹھیں۔

⑮ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت

فی الخبران شابا اتی النبی ﷺ فقال: یارسول اللہ أتاذن بی فی الزنی،

فصاح الناس به:فقال اتركوه أزن مني، فدنامنه، فقال:أتحه لا ملك؟:فقال: لا جعلني الله فداك،قال :لا قال كذلك الناس لا يحبونه بسناتهم حتى زكراه خت، والخالات والعمات وهو يقول:لا ،ورسول الله ﷺ يقول كذلك الناس لا يحبونه ثم وضع يده الكريمة على صدره وقال: اللهم طهر قلبه واغفرزبنه وحصن فرجه، فلم يكن بعد زلك شيىء أبعض اليه من الزنى (١) [مسند احمد جلد ٥]

ترجمہ:۔ایک روایت میں آتا ہے کہ ایک جوان آنخضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ مجھے زنا کرنے کی اجازت مرحمت فرمائیں تو وہاں پر موجود حضرات اس کی یہ بات سن کر اسے ڈانٹنے لگے آپ ﷺ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو (کچھ نہ کہو) پھر آپ ﷺ اس سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے میرے قریب آجاؤ تو وہ جوان آپ کے قریب ہو گیا آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کیا تو اس (زنا) کو اپنی ماں کے لیے پسند کرتا ہے اس نے کہا نہیں اللہ تعالیٰ مجھے آپ ﷺ پر قربان کرے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اسی طرح دیگر لوگ بھی اس کو اپنی ماؤں کے لیے پسند نہیں کرتے اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اس (زنا) کو اپنی بیٹی کے لیے پسند کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپ ﷺ نے فرمایا اسی طرح باقی لوگ بھی اسے اپنی بیٹیوں کے لیے پسند نہیں کرتے پھر آپ ﷺ نے بہن کا ذکر کیا...... خالاؤں کا ذکر کیا...... پھوپھیوں کا ذکر کیا...... اور وہ جوان ہر مرتبہ سن کر یہی کہتا رہا نہیں (میں اس کو ان کے لیے پسند نہیں کرتا) اور آپ ﷺ بھی یہی کہتے ہے کہ لوگ بھی اس طرح سے اس کو (ان کے لیے) پسند نہیں کرتے پھر آنخضرت ﷺ نے اپنا دست مبارک اس جوان کے سینے پر رکھا اور یہ دعا فرمائی اے اللہ اس دل کو پاک کر دے اس کا گناہ معاف کر دے اس کی فرج کو (زنا سے) محفوظ کر دے کہتے ہیں کہ اس دعا کے بعد اس صحابی کے نزدیک

زنا سے زیادہ مبغوض (قابل نفرت) کوئی چیز نہیں تھی۔

نبی کریم ﷺ کی یہ جامع نصیحت اگر ہر مسلمان اپنے سامنے رکھے اور ان مقدس رشتوں کے بارے میں غور کرے جن کے بارے میں اوپر کی سطور میں ذکر آیا ہے تو وہ تصور بھی نہیں کرسکتا کہ ان رشتہ داروں کے لیے زنا کو پسند کرے گا پس اگر مسلمان نبی اکرم ﷺ کی اس جامع اور پرنور نصیحت کو ہی دل میں خلوص کے ساتھ جگہ دے اور ہر وقت اپنے دماغ میں یاد رکھے تو اسے گناہ سے خودبخود نفرت ہو جائیگی اور سنگین گناہ سے اس کی حفاظت رہے گی۔

⑯ مومن اور منافق کی علامت

نبی کریم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من علامة المومن أن يجعل الله شهوته في الصلاة والصيام، وعلامة المنافق ان يجعل الله شهوته فى بطنه وفرجه۔ [بحرالدموع : ١٤٤]

ترجمہ:۔ مومن کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حرص نماز اور روزے میں رکھ دیتے ہیں اور منافق کی علامت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حرص اس کے پیٹ میں رکھ دیتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ کی روشنی میں دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ زانی منافق کے دائرے میں بھی آتا ہے اور منافق کے لیے شریعت مطہرہ میں شدید وعیدات وارد ہوئی ہیں اللہ اللہ ایسا خطرناک گناہ جس کی بدولت انسان کبیرہ گناہوں کی دلدل میں خودبخود گھر جاتا ہے مسلمان تھوڑا سا سوچے کہ اگر ایک چھوٹے سے چھوٹے گناہ پر بھی پکڑ ہوگئی تو اس دن اس کا کیا بنے گا؟ چہ جائیکہ زنا کے باعث کئی کبیرہ گناہ خودبخود انسان کے کھاتے میں پڑ جاتے ہیں تو زانی کا انجام کیا ہوگا یا اللہ تو ہی رحم فرمانے والا ہے ہمارے حال پر رحم فرما۔

⑰ زنا کی مصیبتیں

قال رسول الله ﷺ الزنی یورث الفقر ونذهب بهاءَ الوجه،(٢)يقول الله تعالیٰ:آئیت علی نفسی أن أفقير الزانی ولوبعدحين(٣)۔

(مسند شہاب قضائی (٢)كشف الخفاء عجلونی)

ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ زنا تنگدستی لاتا ہے اور چہرے کی رونق کو زائل کرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے حق میں قسم کھا رکھی ہے کہ زانی کو فقیر کردوں گا چاہے کچھ تاخیر کے ساتھ اے مسلمان غور کر اللہ تعالیٰ قسم کھا رہے ہیں کہ میں زانی کو فقیر کردوں گا اور سوچ جس شخص کے خلاف اللہ تعالیٰ قسم کھائے تو پھر اس کا انجام کیا ہوگا مسلمان خدا کے لیے اس کھولتی ہوئی ہولناک آگ کو اپنے سامنے رکھ اور اس دن سے ڈر جب رب کے دربار میں تو زانیوں کی صف میں کھڑا ہوگا۔

⑱ زانی کے لیے مصیبتیں ہی مصیبتیں

قال رسول الله ﷺ! اىاكم والزنی فانه زهاب البهاءِ وطول الفقر وقصاء العمروأما اللوأتي في الاخرة فسخط الله وسوءُ الحساب والخلودفي النار۔

[موضوعات ابن جوزی رحمہ اللہ ١٠٥-١٠٨]

ترجمہ:۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! تم زنا سے دور رہو یہ جسم کی رونق اڑا دیتا ہے..... محتاجی کو طویل کرتا ہے..... اور عمر کو چھوٹا کرتا ہے (یعنی عمر کم ہو جاتی ہے) اور جو مشکلات آخرت میں آنے والی ہیں جن میں ایک تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی دوسرا عذاب کی سختی ہے اور تیسرا (زانی مسلمان کا بہت عرصہ تک) دوزخ میں جلنا ہے۔

حدیث مبارکہ پڑھ کر اندازہ کیجیے کہ زنا آخرت کے ساتھ ساتھ دنیا

میں خسارے کا باعث ہوگا اور کون ایسا بہادر ہوسکتا ہے جو عذاب آخرت کی ہولناکیاں برداشت کر سکے اے مسلمان خواب غفلت سے بیدار ہو اور غور کر اس دن کے بارے میں جب تجھے دہکتی آگ میں دھکیل دیا جائے گا اور وہاں تیرا کچھ بس نہیں چل سکے گا۔

⑲ زانی کے لیے خطرناک سزا

قال رسول الله ﷺ! وما من أحدا غير من الله تعالىٰ أن يرى عبده أوأمنه يزنى، والله لو تعلمون ماأعلم، لفحكتم قليلاً، ولكتيم كثيراً ،ألا وان فى النار التوابيت من نارفيها أقوام محبوسون في فلك التوابيت، فاء زاسالوا الراحة فتحت لهم تلك التوابيت ،فازافتحت بلغ شررها أهل جهنم فيتغيث أهل جهنم بصوتٍ واحد، ويقولون:اللهم العن أهل التوابيت، وهم الذين يغتصمون فروج النساء حراماً(والبتيكم كثيره تک بخاری شریف حدیث (۱۰۴۴) میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے [بحر الدموع ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ]

نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

اپنے بندے کو اور باندی کو زنا کرتے ہوئے دیکھ کر اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ غیرت آتی ہے جو میں جانتا ہوں اگر تمہیں علم ہو جائے تو اللہ کی قسم! تم کم ہنسو اور زیادہ روؤ...... سن لو دوزخ میں آگ کے کچھ تابوت ہیں کچھ قومیں ان تابوتوں میں قید ہوں گی اور جب یہ (تابوتوں والے) راحت طلب کریں گے تو یہ تابوت کھول دیے جائیں گے اور جب یہ کھولے جائیں گے تو ان کی چنگاریاں (دوسرے) دوزخیوں پر جا پڑیں گی تو یہ دوزخی بیک وقت فریاد کریں گے اور کہیں گے اے اللہ تابوت والوں پر لعنت کر یہ تابوت والے وہ لوگ ہوں گے جو عورتوں کی شرمگاہوں کو حرام طریقہ (زنا) کے ساتھ غصب کریں گے۔ اس حدیث مبارکہ کو سامنے رکھ کر تصور کیجئے کہ دہکتی آگ میں

موجود تابوت والوں سے دوزخی بھی اظہار بیزاری کر رہے ہیں حالانکہ وہ خود آگ کی سختی میں پھنسے ہوئے ہیں لیکن زانیوں کے عذاب کی چنگاریاں اتنی سخت ہیں کہ انہیں آگ سے زیادہ تکلیف دہ محسوس ہوتی ہیں تھوڑی سی دیر کے لیے انسان آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرے تو یہ منظر سوچ کر ہی کانپ اٹھے گا ہاں سعادت مندی ہے اس شخص کے لیے جس نے عذاب جہنم کے بارے میں اس طرح کا علم حاصل کیا اور پھر اس آگ سے بچاؤ کی تدبیر میں لگ گیا۔

⑳ آٹھ قسم کے لوگ دوزخ میں

قال رسول الله ﷺ......ان الله لما خلق الجنة قال لها تكلمي قالت سعد من دخلني فقال الجبار جل جلاله وعزتي وجلائي، لا يكن منك ثمانية لفرٍ من الناس، مدمن خمر،ولا مصرعلى الرمي،ولا نما ،ولا ديوث ولا شرطي ولا مخنث،ولا قاطع رحم، ولا الذي يقول على عهدالله أن أفعل كذا و كذا و لا يفعله...... [احیاء العلوم]

ترجمہ:۔ نبی اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں۔

جب اللہ تعالیٰ نے جنت کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا بول تو اس نے کہا کہ جو مجھ میں داخل ہوا اس کے بخت بلند ہوئے تو اللہ جبار جل جلالہ نے فرمایا مجھے میرے غلبہ اور جلال کی قسم تجھ میں آٹھ قسم کے افراد داخل نہ ہوں گے (۱) شراب کا رسیا (۲) زنا پر مصر (۳) چغل خور (۴) دیوث (بے غیرت) (۵) پولیس مین (جو ناجائز طریقوں سے عوام کو تنگ کرے) (۶) (وہ) ہیجڑا (جو لوگوں کو بدفعلی اور فحاشی میں ملوث کرے اور جو ایسا نہیں کرتا وہ اس حدیث سے مراد نہیں) (۷) اور قطع رحمی کرنے والا (۸) اور نہ وہ شخص جو یہ کہے کہ مجھے اللہ کی قسم میں یہ کام کروں گا پھر وہ اس کو انجام نہ دے (اگر کوئی گناہ کی قسم اٹھائی تو اس کو پورا کرنا درست نہیں ایسی قسم کا کفارہ تین دن کے روزے یا دس مساکین کا کھانا ہے)

(فائدہ)

زنا پر وہ شخص مصر نہیں جو ہمیشہ زنا کرتا رہتا ہے: ورنہ شراب کا رسیا وہ شخص ہے جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ اس سے مراد وہ شخص ہے کہ جب بھی شراب سامنے آئے پی لے اور خوف خدا مانع نہ ہو اور جب زنا کی آمادگی ہو (اس کو کر گذرے) اور اس کو ترک نہ کرے پس جو شخص اپنے نفس کو خواہش سے نہ روکے تو اس کا ٹھکانا دوزخ ہے۔

ان ارشادات نبویہ ﷺ کو پڑھ کر ایک مسلمان کہ علم میں یہ بات آگئی کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے اس سنگین گناہ سے بچنے کی بار بار اور مختلف انداز میں تاکید فرمائی ہے اور انہوں نے زانی شخص کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملنے والے عذاب کا ذکر کیا ہے تاکہ امت محمدیہ ﷺ ان مبارک فرامین کو اپنے سامنے رکھ کر اس گناہ سے بچ جائے۔

لقمان حکیم کی نصیحت

لقمان (حکیم) نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ اے بیٹا زنا سے بچتے رہو کیونکہ اس کی ابتداء خوف ہے اور انتہا ندامت (شرمندگی) ہے اور انجام کار اثام (دوزخ کی ایک وادی) میں جانا ہے اسی طرح امت میں نبی اکرم ﷺ کے بعد میں آنے والے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور تابعین عظام اور ان کے بعد امت کی رہنمائی کرنے والا علمائے کرام کا طبقہ اپنے انداز میں امت کو آگاہ کرتا رہا تاکہ لوگ زنا کی اس وبا سے محفوظ رہیں کیونکہ یہ سنگین گناہ ایسا ہے جو سوائے توبہ، ایمان اور عمل صالحہ کے معاف نہیں ہوتا اور درج ذیل آیت کے متصل میں یہ بیان ہے۔

يُضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهٖ مُهَانًا [الفرقان:٦٩]

ترجمہ:۔ کہ قیامت کے دن اس کا عذاب بڑھتا چلا جائے گا اور وہ ہمیشہ اس میں ذلیل ہو کر رہے گا۔

قرآن کریم کے ان فرامین کو انسان سامنے رکھ کر غور کرے اور سوچے کہ سزا کے

ان ہولناک حالات سے دوچار کرنے والے گناہوں میں ایک سنگین جرم زنا بھی ہے جو انسان کو ہلاکت میں ڈال دیتا ہے جس کے باعث انسان عذاب الٰہی کی لپیٹ میں آجاتا ہے اسی طرح حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

ماظهر الربا والزنا فی قرية الا اذن الله باهلاکها۔

[الجواب الكافی ص ۲۲۰]

ترجمہ:۔ جب کسی بستی میں سود اور زنا پھیل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس بستی کی ہلاکت کی اجازت مرحمت فرمادیتے ہیں اب اس قول سے معلوم ہوا کہ زناکاری آبادی کی ویرانی (تباہی) کا موجب بنتی ہے اور پوری پوری بستیاں اس گناہ کی وجہ سے عذاب الٰہی کی لپیٹ میں آجاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب کی مستحق ٹھہرتی ہیں ان فرامین کو پڑھ کر آج کا مسلمان اپنے دائیں بائیں نظریں دوڑائے اپنے ملک میں موجود مختلف آبادیوں اور علاقوں کے بارے میں پڑھے تو بکثرت آپ کو ایسے واقعات ملیں گے کہ پوری پوری بستیاں زلزلوں، سیلاب اور مختلف طریقوں سے ملیامیٹ ہوگئیں اور پھر جب بھی منظر عام پر اس بستی کی تفصیل آئی جو ایسے کسی بھی عذاب سے دوچار ہوئی ہو تو اس کی تحقیق سے معلوم ہوا کہ ان علاقوں میں ٹی وی، ڈش، کیبل وی سی آر اور فحاشی وعریانی کے دیگر ذرائع بکثرت موجود تھے اور بستی کے مکین ان سب غیر شرعی اشیاء کے رسیا تھے۔ اب جب انسان، فحاشی وعریانی کے ان اسباب پر غور کرے تو مندرجہ بالا لکھی گئی بے حیائی کو فروغ دینے والی چیزیں اس دور میں سب سے زیادہ زنا کا سبب بن رہی ہیں اور زنا کا مسلم معاشرے میں عام ہونا انہی چیزوں کی بدولت ممکن ہوا ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکلا کے اگر مسلمان نے اس وبا کو اپنے معاشرے اپنے علاقے سے اس گندگی کو ختم کرنا ہے تو ان چیزوں کو پہلے ختم کرنا پڑے گا جو اس گناہ کے لیے سیڑھی کے طور پر کام دیتی ہیں اس کے بعد آج کا مسلمان اپنے نفس کا غلام ہے اور اللہ کا بندہ بننے کے بجائے اپنے نفس کا بندہ بن چکا ہے اور یہ بات مسلمہ ہے کہ جو شخص اپنے نفس کی پیروی کرے گا وہ ضرور ہلاکت سے دوچار ہوگا اسی لیے اکابرین امت نے

مسلمانوں کو بار بار یہ ترغیب دی کہ اپنے نفس کی خواہشات سے بچو اور نفس کو شریعت کے تابع بنا کر زندگی گذارو کیونکہ نفس کی خواہشات انسان کو اس خطرناک جہنم کی طرف لے جاتی ہیں جس کے متعلق پڑھ کر انسان کانپ اُٹھتا ہے۔

اسی نفس کے ذکر کی وجہ سے ایک واقعہ یاد آیا جسے یہاں تحریر کرنا مناسب سمجھتا ہوں تاکہ مسلمانوں کو نفس کی اتباع کا نقصان اور نفس پر قابو پانے سے انعام کے متعلق پتہ چل جائے۔ اور مسلمان بھی جنت کے حسین اور ابدی انعامات کے حصول کی خاطر نفس کی غلامی اختیار کرنے کے بجائے اس نفس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کا عادی بنائیں۔

نفس پہ قابو پایا اور جنت مل گئی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ حضرت کعب بن احبار رحمہ اللہ سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے بتایا کہ بنی اسرائیل میں ایک صدیق (اول درجے کا ولی) تھا جو عبادت میں منفرد مقام رکھتا تھا یہ ایک عرصہ تک اپنی خانقاہ میں عبادت کرتا رہا اس کے پاس روزانہ صبح وشام بادشاہ وقت حاضری دیتا تھا اور اس سے پوچھا کرتا تھا کہ آپ کی کوئی ضرورت ہے؟ تو وہ جواب دیتا ''اللہ تعالیٰ میری ضرورت کو خوب جانتے ہیں'' اللہ تعالیٰ نے اس عابد کی خانقاہ پر انگور کی ایک بیل اُگا دی تھی جو ہر روز ایک انگور اٹھاتی (یعنی ایک انگور لگتا) تھی جب اس عابد کو پیاس لگتی تو وہ اپنا ہاتھ آگے بڑھاتا تو پانی ابل پڑتا تھا اور یہ اس پانی کو پی کر اپنی پیاس بجھالیتا تھا اسی طرح ایک طویل عرصہ گذر گیا ایک مرتبہ اس عابد کے پاس مغرب کے وقت ایک عورت گذری جو نہایت حسین وجمیل تھی اس عورت نے پکار کر کہا اے اللہ کے بندے تو اس بزرگ نے کہا اس عابد نے کہا لبیک! یہ سن کر وہ عورت کہنے لگی کیا تمہیں تمہارا رب دیکھ رہا ہے؟

اس نے فرمایا:

هو الله الواحد القهار، الحی القیوم، العالم بمافي الصدور وباعث من في القبور۔

ترجمہ:۔ وہ اللہ ایک ہے قہار ہے۔ حی وقیوم ہے، دلوں کے اسرار سے واقف ہے اور جو قبروں میں ہیں ان کا اٹھانے والا ہے۔

عورت یہ سن کر کہنے لگی مجھ سے میرا شوہر دور ہے (اس لیے مجھے ایک رات کے لیے اپنے پاس ٹھکانہ دے دو) بزرگ نے یہ سن کر اس عورت سے کہا کہ اوپر آجاؤ پس وہ عورت اوپر چڑھ گئی اور اس بزرگ کی خانقاہ میں پہنچ گئی وہاں پہنچتے ساتھ ہی اس عورت نے اپنے جسم سے کپڑے اتار پھینکے اور ننگی کھڑی ہوگئی اور اس عابد کے سامنے

اپنا ننگا بدن ظاہر کر دیا یہ منظر دیکھ کر اس بزرگ نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور فرمایا تو تباہ ہو جائے اپنے آپ کو ڈھانپ لے یہ سن کر اس عورت نے جواب دیا تیرا کیا جاتا ہے اگر تو آج رات مجھ سے فائدہ اٹھالے تو بزرگ نے یہ سن کر اپنے نفس سے مخاطب ہو کر کہا اے نفس تو کیا کہتا ہے؟

نفس کہنے لگا اللہ کی قسم میں تو فائدہ اٹھاؤں گا۔

یہ سن کر بزرگ نفس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا تو تباہ ہو جائے کیا تو گندھک کے دوزخ کے کپڑے مانگتا ہے؟ آگ کے پاٹ مانگتا ہے؟ میری عرصہ دراز کی عبادت ضائع کرنا چاہتا ہے؟ پھر کہنے لگا ہر زانی کی بخشش نہیں ہے زانی کو دوزخ میں منہ کے بل پھینک دیا جائے گا اور یہ ایسی آگ ہے جو بجھنے نہیں اور اس کا عذاب مٹنے کو نہیں میں ڈرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھ پر ایسا ناراض ہو کہ پھر کبھی بھی راضی نہ ہو لیکن اس بزرگ کے نفس نے اس کو اس عورت کے متعلق خوب بہکایا تو بزرگ نے نفس سے مخاطب ہو کر پھر کہا میں تیرے سامنے (دنیا کی) چھوٹی سی آگ پیش کرتا ہوں، اگر تو اس کو برداشت کر گیا تو اس رات اس لڑکی سے نفع حاصل کروں گا۔

حضرت کعب بن احبار رحمۃ اللہ فرماتے ہیں اس بزرگ نے یہ کہنے کے بعد ''دیئے'' (چراغ) کو تیل سے بھر دیا اور بتی کو موٹا کر دیا اس منظر کو وہ عورت بھی دیکھ رہی تھی اور اس بزرگ کی اپنے نفس سے گفتگو کو بھی سن رہی تھی پھر اس بزرگ نے چراغ کو جلانے کے بعد اپنا ہاتھ اس جلتی بتی پر رکھ دیا یہ بتی جل رہی تھی لیکن اس بزرگ کے ہاتھ کو نہیں جلاتی تھی۔

یہ دیکھ کر بزرگ چیخ کر کہنے لگا تجھے کیا ہے؟ جلاتی کیوں نہیں؟

تو وہ بتی اس کا انگوٹھا کھا گئی (یعنی جل گیا) پھر اس کی انگلیاں کھا گئی، پھر اس کا ہاتھ کھا گئی یہ منظر دیکھ کر اس عورت نے زوردار چیخ ماری اور دنیا سے کوچ کر گئی پھر اس بزرگ نے اس عورت کے جسم کو اس کے کپڑوں سے ڈھانپ دیا۔ جب صبح ہوئی تو

ابلیس لعین نے چیخ کر کہا اے لوگو!

فلاں کی بیٹی سے فلاں عابد شخص نے زنا کیا ہے اور زنا کرنے کے بعد اس کو قتل کر دیا ہے چنانچہ جب یہ خبر بادشاہ تک پہنچی تو بادشاہ اپنے لشکر اور رعایا کے ساتھ سوار ہوا اور عبادت خانے تک پہنچ گیا جہاں وہ راہب عبادت کیا کرتا تھا وہاں پہنچ کر بادشاہ زور سے چیخا تو عابد نے اس کو جواب دیا۔ بادشاہ نے عابد سے پوچھا کہ فلاں کی بیٹی فلاں کہاں ہے؟

عابد نے کہا یہیں پہ میرے پاس موجود ہے۔

بادشاہ یہ سن کر عابد سے کہنے لگا کہ اس کو کہو کہ وہ میرے پاس آئے بزرگ نے کہا وہ مر چکی ہے۔

یہ سن کر بادشاہ کہنے لگا چونکہ وہ زنا کیلئے رضا مند نہیں ہوئی حتیٰ کہ تو نے ایک جان کو قتل کر دیا جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ پھر بادشاہ نے غضبناک ہو کر اس عبادت خانہ کو گرا دیا اور عابد کی گردن میں زنجیر ڈالی اور اسے گھسیٹنے لگا اور عورت کی لاش کو وہاں سے اٹھا دیا گیا اور اس عبادت خانے کو گرا دیا گیا۔ اس وقت کے لوگوں کا دستور تھا کہ زانی کو آرے کے ساتھ چیر دیتے تھے۔ عابد کا ہاتھ جورات کے واقعہ میں جل گیا تھا اسے عابد نے آستین میں چھپایا ہوا تھا اور وہ عابد واقعہ کی حقیقت کسی کو نہیں بتا رہا تھا چنانچہ آرے کو عابد کے سر پر رکھا گیا اور جلادوں کو حکم دیا گیا کہ آرا چلا دو چنانچہ حکم ملتے ہی جلادوں نے تعمیل کی اور آرا چلا دیا جب آرا عابد کے دماغ تک پہنچا تو اس کی آہ نکل گئی اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی کہ اس کو کہو کچھ نہ بولو میں تیرا صبر دیکھنا چاہتا ہوں اس کے صدمے نے میرے عرش برداروں کو میرے آسمان کے مکینوں کو رُلا دیا ہے مجھے میرے غلبے اور جلال کی قسم اگر اس عابد نے دوسری مرتبہ آہ نکالی تو میں آسمانوں کو زمین پر گرا دوں گا چنانچہ اس عابد نے دوسری مرتبہ کوئی آہ نہیں نکالی اور نہ کوئی بات بتائی حتیٰ کہ اسی حالت میں اس کا انتقال ہو گیا (رحمۃ اللہ علیہ) چنانچہ جب وہ فوت

ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے اس مردہ عورت میں روح لوٹائی (جو عابد کا عمل دیکھ کر دنیا سے کوچ کر گئی تھی) تو عورت نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اللہ کی قسم! یہ مظلوم ہو کر فوت ہوا ہے اس نے زنا نہیں کیا تھا اور میں ابھی تک کنواری ہوں اس کے بعد اس عورت نے گذشتہ رات کا سارا واقعہ لوگوں کے سامنے نقل کیا (سنایا) تو یہ سن کر جب لوگوں نے اس کا ہاتھ نکالا تو جیسا لڑکی نے بتایا تھا ویسا ہی جلا ہوا تھا یہ دیکھ کر لوگ کہنے لگے کہ اگر ہمیں علم ہوتا کہ اصل حقیقت کیا ہے تو ہم کبھی بھی اس کے جسم کو نہ چیرتے۔ عابد دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر پڑا اور لڑکی بھی جیسے پہلے (مردہ) تھی ویسے ہی ہو گئی۔ پھر ان دونوں کو دفنانے کیلئے قبریں کھودیں گئیں تو اس میں کستوری، عنبر اور کافور کی خوشبوئیں مہک رہی تھیں اور پھر ان دونوں کا جنازہ پڑھنے کیلئے ان کی میّتوں کو لایا گیا تو ان کو آسمان سے کسی نے منادی کی۔

اصبروا حتیٰ نصیلی علیهما الملادیة۔

ترجمہ:۔صبر کرو یہاں تک کہ فرشتے ان پر جنازہ پڑھ لیں۔

اس کے بعد لوگوں نے ان کا جنازہ پڑھا اور دفن کر دیا پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی قبر پر چنبیلی کو اُگایا اور لوگوں نے ان کی قبر پر تختہ دیکھا جس پر یہ لکھا ہوا تھا۔

بسم الله الرحمن الرحيم من الله عزوجل الى عبدی وولی انی نصبت المنبر تحت عرشي وجمعت ملائكتي،وخطب جبرئيل عليه السلام، وأشهدت الملائكة أني زوجتك خمسين ألف عروس من الفردوس وهكذا أفعل باهل طاعتي وأهل مراقبي۔

ترجمہ:۔شروع اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بہت بڑا مہربان اور رحم کرنے والا ہے اللہ عزوجل کی طرف سے اپنے بندہ اور اپنے ولی (دوست) کی طرف ہے میں نے اپنے عرش کے نیچے ایک منبر لگایا اور اپنے فرشتوں کو جمع کیا جبرئیل علیہ السلام نے خطبہ دیا اور میں نے فرشتوں کو گواہ بنایا کہ میں نے جنت الفردوس کی پچاس ہزار (۵۰،۰۰۰) عورتوں سے اس ولی کا نکاح کیا اور میں اپنے

فرمانبرداروں اور مقربین کو ایسے ہی انعام واکرام سے نوازتا ہوں۔

سبحان اللہ اس واقعہ کو پڑھ کر ایمان تازہ ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر کتنا انعام فرمایا کہ جو اس کی اتباع کرتا ہے اس کیلئے کامیابیاں ہی کامیابیاں ہیں اللہ کے اس ولی نے دنیا میں اللہ کی خاطر اپنے نفس کی اتباع نہیں کی جس کی وجہ سے وہ رب کا مقرب بن گیا اللہ تعالیٰ اسی طرح تمام مسلمانوں کو نفس کی غلامی سے بچائے اس واقع کو پڑھ کر یہ سبق ملتا ہے کہ نفس کی اتباع کبھی نہیں کرنی چاہیے کیونکہ نفس انسان کو ہمیشہ عیش وعشرت اور غلط خواہشات کا دلدادہ بناتا ہے اور پھر نفس کے باعث انسان جہنم کی طرف چلا جاتا ہے۔ نیز آپ اس واقعہ سے اندازہ لگا سکتے ہیں کہ زنا پہلی امتوں میں بھی کتنا قبیح اور برا فعل سمجھا جاتا تھا اور اس کی سزا ان لوگوں نے کتنی سخت رکھی تھی اور اس عابد نے اپنے جسم کو اتنی شدید تکلیف میں مبتلا کیا لیکن جہنم کے خوف کی وجہ سے زنا کی طرف نہیں گیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جہنم کی ہولناکیاں اپنے اندر کتنی شدت رکھتی ہیں اور جہنم کی آگ کتنی سخت ہے۔ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ''النار الکبریٰ'' کہ وہ سب سے بڑی آگ ہے اور ایک حدیث شریف میں ہے کہ تمہاری یہ (دنیا کی) آگ دوزخ کی آگ کا سترہواں (۷۰) حصہ ہے اے مسلمانان عالم زنا کی شدت اور ہلاکت خیزیوں کا اندازہ قرآن وحدیث اور تاریخ اسلام کے واقعات میں آئے ہوئے ان کھلے اور واضح احکامات کو پڑھ کر ہو جاتا ہے جس سے ہر مسلمان کو یہ فکر کرنی چاہیے کہ وہ اس گناہ عظیم کا مرتکب ہونے سے بچے اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہدایت کیلئے واضح راستے بیان کر دیئے ہیں جن پر چل کر انسان خود کو عذاب علیم (دردناک عذاب) سے محفوظ رکھ سکتا ہے پس عقلمند وہی ہے جو گناہوں کی اس پرخار وادی سے اپنا دامن بچا کر گذر جائے۔

زنا کے مسائل

اس وقت تک کی سطور سے معلوم ہو گیا کہ زنا کی اسلام کے اندر کتنی سختی سے

ممانعت آئی ہے اور مسلمان کو اس گناہ سے بچنے کی بہت سی جگہوں پر تلقین کی گئی ہے جس طرح اسلام میں نماز فرض ہے اور ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ نماز ادا کرے لیکن اس میں (یعنی نماز میں) مختلف درجات ہیں جیسا کہ گھر میں نماز ادا کرنے کا مسئلہ علیحدہ ہے اسی طرح مسجد میں نماز ادا کرنا علیحدہ درجہ رکھتا ہے پھر اسی طرح مسجد نبوی میں نماز ادا کرنا اس سے مختلف درجہ رکھتا ہے اور اگر مسلمان میدان جنگ میں ہو تو نماز کے مسئلے کی نوعیت مختلف ہے اب اسی طرح زنا کا ذکر اسلام میں آیا ہے تو اس کے بھی مختلف مسائل ہیں اور مختلف قسمیں ہیں یعنی کے زنا صرف ایک ہی طریقہ پر مشتمل نہیں بلکہ زنا کے جرم کی نوعیت کے مطابق اس کے احکامات بھی مختلف ہیں چنانچہ اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے آگے زنا کے مسائل کا ذکر آرہا ہے اور ان مسائل کی مختلف نوعیتیں ہیں انہیں بھی عام فہم مگر مفصل انداز میں بیان کیا جارہا ہے تا کہ مسلمان کو علم ہو سکے کہ زنا اپنے اندر کتنی تباہی لیے ہوئے ہے اور ایک مسلمان ان مسائل سے آگاہ ہو کر اپنے آپ کو اس گناہ سے بچائے اب ابتدائی طور پر زنا کے مختلف درجات کا ذکر ہے (جیسا کہ اوپر درج نماز والی مثال میں آپ کے سامنے واضح کیا گیا ہے تا کہ بات آسانی سے آپ کے ذہن میں بیٹھ جائے اور آپ ان مسائل کو سمجھ سکیں)

درجات زنا

شریعت مطہرہ میں زنا کے مختلف درجات آئے ہیں جن میں وضاحت کی گئی ہے کہ زنا کئی طریقوں سے ہوتا ہے جن میں بعض نرم ہیں اور بعض انتہائی سخت یعنی زنا کے بعض درجات کا سخت گناہ ہوتا ہے۔

1. اگر کوئی شخص کسی غیر شادی شدہ اجنبی عورت سے زنا کرے تو یہ کبیرہ گناہ ہے۔
2. اور پہلے والے گناہ سے بڑھ کر یہ ہے کہ اجنبی عورت شادی شدہ ہو (یعنی شادی شدہ اجنبی عورت سے زنا کرنا پہلے نمبر والے گناہ سے زیادہ بڑھ کر گناہ ہے)
3. پھر ان دونوں گناہوں سے بڑھ کر بڑا گناہ کسی محرم سے زنا کرنا ہے۔

4 غیر کنواری لڑکی (یعنی شادی شدہ) سے زنا کرنا کنواری لڑکی (یعنی غیر شادی شدہ) سے زنا کرنے سے بھی سنگین گناہ ہے کیونکہ اسلام نے ان دونوں کی حدیں (سزا) بھی مختلف لگائی ہیں۔

5 بوڑھے شخص کا کسی کے ساتھ زنا کرنا جوان کے زنا کرنے سے زیادہ برا فعل ہے کیونکہ بوڑھے شخص کی عقل کامل ہوچکی ہے۔

6 آزاد آدمی کا اور عالم کا زنا کرنا غلام اور جاہل کے زنا کرنے سے زیادہ بدتر گناہ ہے کیونکہ وہ دونوں کامل ہیں۔ [زواج ص ۲۶۶ ج:۲]

بہر حال مختلف مذکورہ درجات کا یہ مطلب نہیں کہ ان میں کوئی صغیرہ گناہ بھی ہے بلکہ اوپر کی سطور میں درج زنا کے مختلف درجات سب کے سب کبیرہ گناہ میں شمار ہوتے ہیں اور مذکورہ تمام صورتیں حرام ہیں چنانچہ اس تفصیل کو پڑھ کر معلوم ہوا کہ زنا کے مختلف درجات ہیں لیکن تمام کے تمام طریقے (چاہے ان کی نوعیت ایک دوسرے سے مختلف ہو) حرام اور ناجائز ہیں اور زنا کا کوئی بھی درجہ صغیرہ گناہ میں شامل نہیں بلکہ جو بھی طریقہ ہو خواہ وہ یہاں درج ہو یا نہ ہو زنا کے تمام معاملات حرام اور ناجائز اور کبائر میں شامل ہیں اس لیے اسلام نے زنا کو سنگین ترین جرم قرار دیا اور زانی کے لیے سزا کا تعین کیا تاکہ امت محمدیہ اس لعنت سے محفوظ رہ سکے اور عورت کا تقدس پامال نہ ہو چنانچہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ ﷺ میں زنا کی مختلف نوعیت کے باعث مختلف طریقے سزا کے متعین کیے گئے تاکہ زانی کو اس کے قبیح جرم کی سزا دی جا سکے جس کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ وہ دنیا میں سزا پا کر آخرت کی خطرناک آگ سے محفوظ ہو جائے گا اور دوسرا بڑا فائدہ یہ ہوگا کہ زانی کی سزا دیکھ کر دوسرے لوگ عبرت پکڑیں گے اور اس طریقے سے یہ ناسور مسلمانوں کے معاشرے میں پھیل ہی نہیں سکے گا چنانچہ اسلام نے زانی کے لیے جو سزا متعین کی ہے۔

درج ذیل سطور میں ہم زانی کے لیے تجویز کی گئی اسلامی سزاوں کے متعلق تحریر

کرتے ہیں جنہیں پڑھ کر ایک عام مسلمان کے علم میں بھی اسلام سزاوں کی معلومات آجائے جو ظاہری طور پر سزا اور حقیقت میں انسان کے لیے رحمت ہے۔

چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ۔ [النور:۲ تکمیل]

ترجمہ:......یعنی اگر تم اللہ کی توحید اور قیامت کے دن کا یقین رکھتے ہو تو حد کو معطل نہ کرو پھر ایک اور جگہ پر ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

......وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَآئِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ [النور:۲]

ترجمہ:......اور حد قائم کرتے وقت مومنوں کا ایک گروہ ہونا چاہیے۔

تاکہ سزا میں شدت پیدا ہو اور لوگوں کے سامنے خوب شرمندگی ہوگی اور اس طرح تمام لوگ جرائم کے ارتکاب سے آئندہ باز رہیں گے اور جرائم کا اعادہ نہیں کریں گے نیز واضح رہے کہ اوپر درج اسلامی سزا میں غیر شادی شدہ زانی کے متعلق ہیں اور اگر زانی شادی شدہ ہے کہ نکاح کہ بعد دخول کر چکا ہے یا عورت ایسی ہے کہ اس کا خاوند اس کے ساتھ دخول کر چکا ہے تو پھر ان شادی شدہ زانیوں کی سزا رجم ہوگی یعنی انہیں سنگسار کر دیا جائے گا۔

پڑوسن کے ساتھ زنا

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔

کہ آدمی کا دس عورتوں سے زنا کرنا اپنی پڑوسن کے ساتھ زنا کرنے سے ہلکا ہے۔ [زواجر، ص۲۲۳، ج۲]

یعنی کہ اگر کوئی شخص دس عورتوں سے زنا کرتا ہے (یعنی دس مرتبہ زنا کرتا ہے) تو اس کا اتنا زیادہ گناہ نہیں جتنا کہ اپنی پڑوسن کے ساتھ ایک مرتبہ زنا کرنے کا گناہ ہے کیونکہ اسلام میں پڑوسیوں کے بہت حقوق آئے ہیں اور ان حقوق کو ادا نہ کرنے پر سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں اور مندرجہ بالا حدیث پڑھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ پڑوسیوں

کے معاملات میں شریعت کے احکامات کتنے سخت ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی نظر کرم سے محروم لوگ

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ اپنی سند کے ساتھ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سات قسم کے لوگ ہوں گے جن کی طرف اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم نہیں ہوگی اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کریں گے اور ان کو حکم ہوگا کہ دوزخ میں جانے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ ایک لواطت کا عمل کرنے والا...... دوسرا ہاتھ سے شہوانی تقاضا پورا کرنے والا...... تیسرا چوپائے (حیوانات) سے بدفعلی کرنے والا...... چوتھا عورت سے لواطت کرنے والا...... پانچواں ایک عورت اور اس کی بیٹی کو نکاح میں جمع کرنے والا...... چھٹا ہمسائے کی بیوی سے زنا کرنے والا...... ساتواں ہمسائے کو ایذاء دینے والا۔ البتہ اگر یہ لوگ توبہ کرلیں اور اس کی شرطوں (یعنی توبہ کی) کو بھی پورا کریں تو اللہ تعالیٰ معاف فرمانے والے ہیں۔ [تنبیہ الغافلین]

اس حدیث شریف کو پڑھ کر اندازہ لگایئے کہ ہمسائے کی بیوی یعنی پڑوسن کے ساتھ زنا کرنے پر کیسی وعید وارد ہوئی ہے چنانچہ ہمسائے کے حقوق کے متعلق حضرت سعید بن المسیب رحمۃ اللہ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہمسایہ کی عزت وحرمت ہمسایہ کے لیے ماں کی حرمت کی طرح ہے! اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہمسایہ کو معمولی ایذاء سے بھی محفوظ فرمائے اور زنا کر کے جہنمی آگ کا مستحق بننے سے حفاظت فرمائے۔

محرم کے ساتھ زنا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جو کسی محرم کے ساتھ اس قسم کی زیادتی (زنا) کرے تو اسے قتل کر دو۔ [زواجر ص ۲۶۶، ج ۲]

اس حدیث میں اس شخص کو کتنی سخت وعید آئی ہے جو کہ اپنی محرم کے ساتھ اس جرم

کا ارتکاب کرے اول تو ایسا سوچ کر ہی انسان کانپ جاتا ہے کہ وہ اس درجے تک گر جائے گا کہ اس کی محرم بھی اس کے اس قبیح فعل سے نہیں بچ سکے گی محرم میں انسان کی بہنیں، ماں، بھانجی بھتیجی، پھوپھی، خالہ نانی، دادی، بیٹی وغیرہ کئی رشتے آتے ہیں یعنی یہ وہ مقدس رشتے ہیں جو کہ مسلمان کے محرم کہلاتے ہیں یعنی شریعت میں ان سے نکاح کرنا درست نہیں اور اسلام نے اسے حرام قرار دیکر اس سے منع فرمایا ہے لیکن افسوس یورپی تہذیب کے پیچھے چل کر آج کا مسلمان ان مقدس رشتوں کا احترام بھی بھلا چکا ہے اور اکثر اخبارات میں اس قسم کی خبریں آتی رہتی ہیں کہ فلاں جگہ ظالم باپ اپنی بیٹی کے ساتھ زنا کرتا پکڑا گیا اور فلاں بھائی اپنی بہن کے ساتھ زنا کرتا پکڑا گیا یہ سب کچھ آج ہمارے معاشرے کا حصہ اس لیے بنا کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کو چھوڑ کر ان لوگوں کی تعلیمات کو اپنایا ہے جن میں ماں بہن کی کوئی تمیز نہیں سمجھی جاتی اور وہاں سب مقدس رشتوں کی دھجیاں اس طرح بکھیری جاتی ہیں کہ جانوروں کو بھی شرم آنے لگتی ہے لیکن اسلام نے ان رشتوں کا تقدس بحال کر کے اسلامی حدود لگا دیں تاکہ انسانیت کا وقار محفوظ رہے اور ایک مسلمان صرف نبی اکرم ﷺ کی حدیث سے اندازہ لگالے کہ اسے اللہ کی نبی قتل کرنے کا حکم دے رہے ہیں جو اس طرح کے سنگین جرم میں پکڑا جائے۔

رجم کی سزا کا واقعہ

فقیہ ابو اللیث سمرقندی رحمہ اللہ اپنی سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ دو آدمی آنحضرت ﷺ کی خدمت عالیہ میں اپنا جھگڑا لے کر پیش ہوئے ایک شخص کہنے لگا یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کے مطابق فرما دیں اور دوسرا شخص بولا جو پہلے والے سے کچھ سمجھ دار تھا۔ جی ہاں یا رسول اللہ ﷺ ہمارا فیصلہ اللہ تعالیٰ کی کتاب (قرآن مجید) کے موافق فرمائیے اور مجھے کچھ عرض کرنے کی بھی اجازت مرحمت فرمائیے

آپ ﷺ نے اس شخص کی بات سن کر فرمایا کہو؟ چنانچہ وہ شخص کہنے لگا کہ میرا بیٹا اس شخص کا ہاں مزدوری کرتا تھا اور اسی دوران اس نے (میرے بیٹے نے) اس شخص کی بیوی کے ساتھ زنا کرلیا مجھے لوگوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو رجم ہوگا (یعنی اس کی سزا یہ ہے کہ اسے سنگسار کردیا جائے) میں نے سو بکریاں اور ایک باندی فدیے میں دے دی پھر اس کے بعد میں نے اہل علم سے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ تیرے بیٹے کو سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا ہوگی اور اُس شخص کی بیوی (جس کے ساتھ زنا ہوا) پر رجم ہوگا رسول اکرم ﷺ نے اس کی بات سن کر ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا تیری بکریاں اور باندی تجھے واپس ملے گی اور تیرے بیٹے کو سو کوڑے لگیں گے اور ایک سال جلاوطنی کی سزا ہوگی اور حضرت انیس سلمی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ اس شخص کی بیوی کے پاس جاکر دریافت کرو اور اگر وہ اعتراف کرے کہ اس نے زنا کیا ہے تو اس کو رجم کردو چنانچہ اس عورت نے اقبال جرم کرلیا اور وہ رجم کردی گئی حدیث شریف سے زنا کا حکم معلوم ہوگیا ہے کہ زانی مرد یا عورت جبکہ شادی شدہ نہ ہوں تو اس پر سو کوڑے لازم ہوتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان بھی ہے کہ زانیہ عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ۔

دوسرا واقعہ

ایک حدیث میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے حضرت ماعز بن مالک کو رجم کی سزا دی اور ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک عورت نے آپ ﷺ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوکر زنا کا اقرار کرلیا اور اسی گناہ سے اسے پیٹ (حمل) بھی تھا آپ ﷺ نے بچہ پیدا ہونے تک اسے واپس فرمادیا اور جب بچے کی ولادت ہوئی تو وہ عورت پھر حاضر ہوگئی تو اسے رجم کی سزا دی گئی۔

ان فرامین وواقعات کو پڑھ کر معلوم ہوا کہ زنا کے بارے میں کوئی رعایت نہیں یعنی

زانی عورت ہو یا مرد اس کے لیے ہر حال میں سزا لازمی ہے۔

قرآن مجید میں ایک جگہ ارشاد ہے:

......وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ...... [النور:۲]

ترجمہ......اور تم لوگوں کو ان پر اللہ تعالیٰ کے معاملے میں ذرا رحم نہیں آنا چاہیے یعنی اللہ تعالیٰ کی حدود کے بارے میں تم پر شفقت اور مہربانی کا غلبہ نہیں ہونا چاہیے کہ کہیں حدود اللہ کو ہی ختم کر دو حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر تم سے کہیں زیادہ مہربان ہیں اور اس کے باوجود اس نے زانیوں کو حد لگانے کا حکم فرمایا جس پر دنیا میں حد قائم نہ ہوئی قیامت کے دن سرعام اسے آگ کے کوڑے لگائے جائیں گے۔

چنانچہ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ دنیا میں اسلامی سزائیں مل جانے سے انسان عذاب آخرت سے بچ جاتا ہے اور یہ کہ اللہ تعالیٰ نے ایسے گناہ گار لوگوں کے معاملے میں نرمی اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے اور کہا ہے کہ سزا ان کو ہر حال میں دو اور کچھ رعایت نہ کرو اور آج زنا کی وبا عام ہونے کی وجہ یہی ہے کہ مسلمانوں کے اندر سے اسلامی قوانین کا نفاذ ختم ہو چکا ہے کیونکہ اسلام نے زانی کے لیے جو سزا متعین کی ہے یعنی جو حد مقرر کی ہے اس کا نفاذ عملی طور پر ختم ہو چکا ہے جس کی وجہ سے معاشرے کا ہر فرد آزاد ہو گیا ہے اور گناہ عام طور پر پھیل گئے ہیں نیز اسلام کی طرف سے جرائم اور گناہوں پر جو حدیں لگائی گئی ہیں انہیں اہل مغرب اور ان کے ماننے والے ظلم و جبر سے تعبیر کرتے ہیں (نعوذ باللہ) حالانکہ یہ ظلم نہیں بلکہ عدل و انصاف کی اعلیٰ مثال ہے کیونکہ ان حدود کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر نافذ کرنے کا حکم دیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے بڑھ کر انصاف کرنے والے نہ کبھی آیا ہے نہ موجود ہے اور نہ کبھی آئے گا اور ایسا کہنا کہ یہ حد ظلم ہے سیدھا اللہ تعالیٰ کی طرف انگلی اٹھانا ہے کیونکہ اس چیز کا حکم اللہ ہی کی طرف سے آیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم میں جو سب سے بڑی خیر پوشیدہ ہے کہ جب زانی شخص کو شرعی سزا دی جائیگی تو اس سے یہ ہوگا کہ باقی لوگ یہ دیکھ کر عبرت پکڑیں گے اور ہر بندہ اس سزا کی

سختی سے گھبرا کر اس گناہ سے ڈرے گا اگر چہ اسے اس کہ سب مواقع میسر ہی ہوں پھر بھی جب سزا کا منظر اس کے دماغ میں اور اس کی آنکھوں کے سامنے رہے گا تو وہ اس گناہ سے زیادہ سے زیادہ بچنے کی کوشش کرے گا جس کے نتیجے میں یہ فائدہ ہوگا کہ پورا معاشرہ اس گناہ کی لعنت سے پاک ہو جائے گا اور جب ایسے قبیح گناہ جس معاشرے سے مٹ جاتے ہیں پھر یقینی بات ہے کہ وہاں نیکی کو فروغ ملتا ہے۔ اور جب کسی معاشرے میں نیکی عام اور برائی ختم ہو تو وہاں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی برسات ہوتی ہے اور اگر صرف اس نکتے پر ہی انسان غور کرلے کہ کسی بستی پر اللہ تعالیٰ کی نظر کرم ہو وہاں پریشانیاں کیسے ہوسکتی ہیں بس یہی وہ چیز ہے جس کو دیکھ کر اہل یورپ مسلمانوں کے اندر اس طرح کے گناہوں کو فروغ دے رہے ہیں تاکہ مسلمانوں کے معاشرے سے امن وسکون غارت ہو جائے اور یہ عذاب خداوندی کے مستحق بن جائیں اور پھر اسی گناہ کو عام کرنے کے لیے مغربی این جی اوز نے مسلمانوں کو حقوق آزادی نسواں کا جو نعرہ دیا ہے اس کے پیچھے بھی یہی ذہن کارفرما ہے کہ جب مسلمان عورت بے پردہ ہوکر بازاروں کی زینت بنے گی، جب غیر محرم کے ساتھ آزادنہ اختلاط ہوگا، جب مرد وعورت اکھٹے کام کریں گے تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ سارے معاشرے میں فحاشی وعریانی عام ہوگی اور زمین گناہوں سے بھر جائے گی اسی لیے اسلام پسند مسلمانمغربی این جی اوز کو فساد کی اصل جڑ قرار دے رہے ہیں کیونکہ یہ فلاح وبہبود کے نام پر مسلمانوں کے اعمال پر حملے کررہے ہیں اور ان کے اس خوشبودار ظاہری چہرے کے پیچھے انتہائی مکروہ اور خبیث الباطن لوگ چھپے ہوئے ہیں جو مسلمانوں کا پرامن خاندانی ومعاشرتی نظام تباہ کرنا چاہتے ہیں...... اور آج اہل مغرب نے اسلامی قوانین کے خلاف جو طوفان بدتمیزی برپا کر رکھا ہے اور اسلامی سزاؤں کو ظلم سے تعبیر کرکے جو مکروہ پروپیگنڈہ کررہے ہیں اس سے ہمارا بیچارہ مسلمان بھی متاثر ہوگیا ہے اور اب تو گریجویٹ طبقہ مکمل طور پر اہل مغرب کی تقلید میں کبھی کوئی شوشہ چھوڑتا ہے کبھی کوئی شوشہ تاکہ مسلمان

بھی مغرب کی تقلید میں چل کر عذاب جہنم کے مستحق بن سکیں اب آپ خود تھوڑا سوچیے کہ اگر مسلمانوں کے معاشرے میں اسلامی حدود نافذ ہوتیں اور زانی کو اس کے جرم کی سزا ملتی تو کیا ہمارے معاشرے میں یہ وبا پھیل سکتی تھی فقیہ ابو اللیث ثمر قندی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ جس خطے میں زنا عام ہو جائے اللہ تعالیٰ وہاں پر طاعون جیسی امراض پیدا کر دیتے ہیں اور آج اسلامی تعلیمات کو پس پشت ڈالنے اور گناہوں سے نہ بچنے کی وجہ سے ہمارا معاشرہ ایسی کئی بیماریوں کی لپیٹ میں ہے جو حقیقت میں ہم پر عمومی عذاب کے طور پر مسلط ہوتی ہیں لیکن مسلمان مغربی تعلیمات سے اتنا متاثر ہے کہ اسے یہ ساری حقیقت دیکھتے ہوئے بھی سمجھ نہیں آتی اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہونے میں شرم محسوس کرتا ہے کہ مغرب کے لوگ ہمیں کیا کہیں گے کہ ہم انہی چودہ سوسالہ پرانی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں حالانکہ تمام انسانوں سے زیادہ سمجھ دار اور بلند اخلاق والے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی حدود (ہر) قریب و بعید میں قائم کرو اور اللہ (کے حکم پر عمل کرنے) میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کو مت لو یعنی اس کی پرواہ نہ کرو۔ [زواجر ص ۲۱۱ ج ۲]

اب اگر مسلمان مغربی تعلیمات سے بے پرواہ ہو کر ان کے ملامت کرنے کو جوتی کی نوک پر رکھیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم مانتے ہوئے حد کو جاری کر دیں تو کچھ بعید نہیں زنا اور اس کی طرح کے دیگر کئی گناہ اسلامی سزائیں جاری کرنے سے خود بخود ختم ہو جائیں گے اور ہمارا معاشرہ پر امن ہو جائے گا لیکن افسوس کہ مسلمان کہتے ہیں اگر ہم نے ایسا کر لیا تو اہل مغرب کہیں گے کہ یہ جاہل ہے۔ اسے روشن خیالی کا علم نہیں یہ پرانی باتیں کرتا ہے جبکہ اس وقت ترقی کا دور ہے اور مسلمان اس ترقی سے ناآشنا ہے کیونکہ مسلمان کے گھر میں پردہ اور دیگر خدائی احکامات پر سختی سے عمل کیا جاتا ہے جبکہ اہل مغرب اس طرز زندگی کو پرانا کہتے ہیں اور اس چیز کو ترقی سمجھتے ہیں کہ عورت گھر سے باہر نکل کر بازاروں کی رونق بن جائے اور پھر جب ایسا ہو جائے گا تو بے پردگی کی وجہ

سے وہ کچھ اس زمین پر ہوگا جو انسانیت تصور کر کے ہی شرما جاتی ہے کیونکہ اس نقصان سے آج یورپ کا معاشرہ دوچار ہو چکا ہے اور وہاں عورتوں کی آزادی نے ایسے ایسے مسائل کھڑے کر دیئے ہیں کہ پوری پوری حکومتیں پریشان ہیں اور کوئی حل نظر نہیں آتا بس وہ حسد میں چاہتے ہیں کہ مسلمان بھی اللہ تعالیٰ کے نافرمان بن جائیں اور اسلامی تعلیمات سے دور ہو جائیں تاکہ ان کا معاشرہ بھی ایسے ہی مسائل سے دوچار ہو جائے بس اسی نظریئے کو سامنے رکھ کر اہل مغرب مسلمانوں کے اندر ایسی آزاد خیالی پیدا کرنا چاہتے ہیں تاکہ مسلمانوں کا ہر گھرانہ اس زنا کی لپیٹ میں آجائے اور جوان کا خوبصورت اور پرسکون خاندانی نظام جو احسن طریقے سے چل رہا ہے مکمل طور پر تباہ ہو جائے اور مسلم معاشرے کا امن وسکون غارت ہو جائے چنانچہ وہ مختلف حیلے اور بہانوں سے مسلمانوں کو اپنے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب دیتے رہتے ہیں اور خصوصاً مسلمانوں کی نوجوان نسل کو اپنی تہذیب میں رنگنے کے لیے مختلف ناموں سے این جی اوز کا جال بچھایا ہوا ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اگر مسلمان اپنی اس عمر میں (جس عمر میں اللہ تعالیٰ نے اسے عبادت کے لیے کمال درجہ کی عمر کہا ہے) غلط راہ پر چل نکلے گا تو پھر انسان کے ساتھ ساتھ معاشرہ بھی تباہ ہو جائے گا اور مسلمان جنت کی نعمتوں سے دور ہو کر اللہ کے عذاب کی لپیٹ میں آجائے گا کیونکہ مغربی تہذیب نے جو ''آزادی'' کا نعرہ عام کیا ہے کہ ہر مرد وعورت کو آزادی ہے کہ وہ اپنی زندگی اپنی خواہش کے مطابق گذارے اور کوئی اس سے پوچھنے کا حق نہیں رکھتا بس آزادی کا یہ غلط مفہوم ہی انسان کو تباہی کی طرف لے کر جا رہا ہے اور یہی آزاد خیالی زنا کی بنیاد ہے کیونکہ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے کہہ دیا تھا کہ جو مجھے اپنی زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کی ضمانت دے دے میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں اور ایک اور جگہ پر ارشاد فرمایا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھے اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی زبان) اور دونوں

ٹانگوں کے درمیان (شرمگاہ) والے اعضاء کی ذمہ داری دے دے (کہ وہ زبان اور شرمگاہ کو غلط استعمال نہیں کرے گا) تو میں اس کے لیے جنت کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ [منتخب احادیث]

ان فرامین کو پڑھ کر آپ نبی اکرم ﷺ کی بصیرت کا اندازہ لگالیں کہ ہمارے آقا نے آج سے چودہ سو سال پہلے فرمادیا تھا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ ان دونوں چیزوں کی حفاظت سے انسان کامیابی پائے گا اور پورا معاشرہ پرامن ہوجائے گا اور جس معاشرے میں ان دو چیزوں کا آزادنہ استعمال ہو۔

وہ سارا معاشرہ بدامنی کی لپیٹ میں ضرور آئے گا اور آج آپ ان فرامین کو پڑھیں اور اپنے معاشرے پر ایک نگاہ دوڑائیں تو ساری حقیقت واضح ہوجائیگی اور اس گناہ کہ بارے میں نبی اکرم ﷺ نے کتنی تاکید کے ساتھ فرمایا کہ اس گناہ سے بچو تو جنت میں جاؤ گے بلکہ ایک موقع پر آپ ﷺ نے قریشی نوجوانوں کو فرمایا کہ اے قریشی نوجوانو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو اور زنا مت کرو خبردار جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی سو اس کیلیئے جنت ہے۔ [بخاری، مسلم]

بس یہی وہ راستہ ہے جو ہمارے پیارے نبی اکرم ﷺ نے ہمیں بتلایا جس پر چل کر ہم دونوں جہانوں میں کامیابیاں اور کامرانیاں حاصل کرسکتے ہیں اور آپ دیکھیں کہ جہاں بھی مسلمانوں نے احکامات نبوت ﷺ پر عمل کیا وہ علاقے ...... وہ معاشرہ اخلاقی اقدار کا نمونہ بن کر سامنے آیا بس اسی وجہ سے مغرب والے حسد کرتے ہیں کیونکہ ان کے معاشرے میں آزاد خیالی اور خدائی تعلیمات سے دوری نے اس سنگین گناہ کو اتنا عام کردیا ہے کہ ان میں ماں بیٹے ...... بہن بھائی اور باپ بیٹی کی تمیز ہی ختم ہوکر رہ گئی ہے چنانچہ آج ان کا معاشرہ اس سنگین گناہ کی کثرت کے باعث ایسی عجیب وغریب بیماریوں کی لپیٹ میں ہے جن کا علاج ہی ممکن نہیں اور ماہر سے ماہر طبیب حضرات بھی پریشان ہیں اور ان عجیب وغریب بیماریوں کا علاج کرنے میں

ناکام ہو چکے ہیں اور اسلام کی حقانیت واضح طور پر سامنے آ گئی ہے کیونکہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے آگاہ کر دیا تھا کہ کہ جس معاشرے میں زنا عام ہو جائے وہاں وبائیں عام ہو جاتی ہیں اور آپ دیکھ لیں کہ ہر تیسرے دن یورپ میں نئی سے نئی بیماری کے متعلق آیا ہوتا ہے کہ وہ دریافت ہوگئی ہے اس وقت کثرت زنا کی وجہ سے یورپ میں اور ایسے دیگر ایشیائی ممالک میں جہاں زنا عام ہے اور اسے معیوب نہیں سمجھا جاتا وہاں پر طرح طرح کی بیماریاں جنم لے چکی ہیں اور کئی لوگ ان بیماریوں کی لپیٹ میں آ کر دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اہل یورپ کی تحقیق اور دیگر مسلمان اطباء کی تحقیق کے مطابق زنا نے جس خطرناک ترین بیماری کو جنم دیا ہے وہ ایڈز کہلاتی ہے اور اس بیماری کی شدت نے اہل یورپ کو ہلا کر رکھ دیا ہے کیونکہ تحقیق کے بعد یہ بات سامنے آئی ہے کہ ایڈز اس مرد عورت میں پیدا ہوتا ہے جو زانی ہو کیونکہ ایک شخص کے جراثیم دوسرے شخص کے جراثیم جب اکھٹے ہوں مثلاً ایک ہی زانیہ عورت سے جب مختلف مرد زنا کریں تو یہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے جو عورت اور مرد دونوں کو اپنی لپیٹ میں لیتی ہے اور پھر اس بیماری کا علاج نہ ہونے کی وجہ سے انسان موت کے منہ میں چلا جاتا ہے اب آپ کے سامنے ایڈز کے متعلق چند معلومات تحریر کروں گا جو چند سال قبل کی ہیں تاکہ آپ کو بھی اندازہ ہو سکے کہ زنا آخرت کے ساتھ ساتھ انسانیت کے لیے دنیا میں بھی کتنا نقصان دہ عمل ہے اور اس کے ذریعے سے پھیلنے والی خطرناک بیماریاں انسانیت کے لیے کتنی نقصان دہ ہیں۔

آج سے چند برس قبل اقوام متحدہ نے ایڈز سے بڑھتی ہوئی تباہیوں کے بارے میں ایک رپورٹ تیار کی تھی جسے پڑھ کر آپ اندازہ لگا لیں کہ اہل یورپ ہمیں کس نقصان کی طرف لے جا رہے ہیں۔

ایڈز کے متعلق اقوام متحدہ کی رپورٹ

اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق چند سال قبل تک شمالی امریکہ میں ایڈز

رابیچ، آئی، وی (H.I.V) سے متاثرہ افراد کی تعداد سات لاکھ پچاس ہزار (۷,۵۰,۰۰۰) تھی۔ مغربی یورپ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد پانچ لاکھ دس ہزار (۵,۱۰,۰۰۰) تھی...... وسطی اور مشرقی یورپ/وسطی ایشیا میں (۵۰,۰۰۰) پچاس ہزار تھی...... کریبین ممالک میں ایڈز سے متاثرہ افراد کی تعداد دو لاکھ ستر ہزار (۲,۷۰,۰۰۰) تھی...... شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد دو لاکھ (۲,۰۰۰۰۰) تھی...... مشرقی ایشیا/پیسیفیک میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک لاکھ (۱,۰۰۰۰۰) تھی...... جنوبی/جنوب مشرق ایشیا میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد باون لاکھ (۵۲,۰۰۰۰۰) تھی...... لاطینی امریکہ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد تیرہ لاکھ (۱۳,۰۰۰۰۰) تھی...... سب صحارا افریقہ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد ایک کروڑ چالیس لاکھ (۱,۴۰,۰۰۰۰۰) تھی جبکہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ایڈز کے مریضوں کی تعداد چند سال قبل تک تیرہ ہزار (۱۳,۰۰۰) تھی۔

ایشیاء و یورپی ممالک میں ایڈز سے مرنے والے افراد کی تعداد

چند سال قبل تک ایڈز سے شمالی امریکہ میں اکسٹھ ہزار تین سو (۶۱,۱۳۰۰) افراد موت کا شکار ہوئے...... مغربی یورپ میں اکیس ہزار (۲۱,۰۰۰) افراد موت کا شکار ہوئے...... وسطی اور مشرقی یورپ/وسطی ایشیا میں ایک ہزار (۱,۰۰۰) افراد ایڈز کے باعث موت کا شکار ہوئے...... کریبین ممالک میں ایڈز سے مرنے والوں کی تعداد چودہ ہزار پانچ سو (۱۴,۵۰۰) تھی...... شمالی افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں دس ہزار آٹھ سو (۱۰,۸۰۰) افراد ایڈز سے ہلاک ہوئے...... مشرقی ایشیا اور پیسیفیک میں ایڈز کے باعث بارہ سو (۱۲,۰۰) افراد ہلاک ہوئے...... جنوب/جنوب مشرقی ایشیا میں ایڈز سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ایک لاکھ تینتالیس ہزار سات سو (۱,۴۳,۷۰۰) تھی ...... لاطینی امریکہ میں ایڈز سے مرنے والوں کی تعداد ستر ہزار نو سو (۷۰,۹۰۰) تھی ...... سب صحارا افریقہ میں ایڈز سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد سات لاکھ تراسی ہزار

سات سو (۷،۸۳،۷۰۰) تھی ...... اور آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں ایڈز کی وجہ سے ایک ہزار بالغ افراد موت کا شکار ہوئے ۔اقوام متحدہ کی اس رپورٹ میں ایچ ۔آئی ۔وی (H.i.V) ایڈز کی دنیا بھر میں مجموعی صورتحال کا جائزہ لیتے ہوئے بتایا گیا ہے کہ دنیا بھر میں ۶ء۲۲ ملین افراد اس صورتحال کے ساتھ زندہ ہیں جن میں ۶ء۱۲ ملین مرد...... ۲ء۹ ملین عورتیں ...... اور آٹھ لاکھ تیس ہزار (۸،۳۰،۰۰۰) بچے شامل ہیں چند سال قبل چھپنے والی رپورٹ کے مطابق ایڈز سے چھے لاکھ پچاس ہزار (۶،۵۰،۰۰۰) مرد ...... چار لاکھ ستر ہزار (۴،۷۰،۰۰۰) عورتیں اور تین لاکھ پچاس ہزار (۳،۵۰،۰۰۰) بچے ہلاک ہوئے جبکہ اسی سال مزید ستائیس لاکھ (۲۷،۰۰۰۰۰) بالغ بچے اور چار لاکھ (۴،۰۰۰۰۰) بچے ایچ ۔آئی ۔وی (H.i.V) کے جال میں پھنسے ۔

اس رپورٹ کا انسان اندازہ لگائے کہ زنا کی وجہ سے انسانیت کس مصیبت میں مبتلا ہے اور زنا کے باعث پیدا ہونے والی بیماریاں انسان کے لیے حرف آخر ثابت ہورہی ہیں ایڈز کے مریضوں کی اوپر درج تعداد آج سے چند سال قبل کی ہے جس وقت زنا کے ذرائع اتنے آسان نہیں تھے لیکن موجودہ وقت میں جبکہ ٹی وی ، ڈش کیبل ، مانع حمل گولیاں اور زنا میں معاونت کرنے والی دیگر ادویات معاشرے میں عام ہوگئی ہیں تو اس وقت اس گناہ کی کثرت اور اس کے نقصان کے لپیٹ میں آنے والوں کی تعداد کہاں تک پہنچتی ہوگی اور ابھی نئی رپورٹوں میں صرف امریکہ کے بارے میں آیا ہے کہ وہاں پر پیدا ہونے والے ۶۰ فیصد بچے اپنے باپ کی شناخت نہیں بتا سکتے کہ اس کا باپ کون ہے؟ اس کے علاوہ اس بیماری نے یورپ میں ایسی جڑیں پھیلائی ہیں کہ ڈاکٹر حکومت کے خلاف احتجاج کرنے پر مجبور ہیں کہ اگر حکومت نے فحاشی وعریانی کی راہیں بند نہ کیں تو پورا یورپ شدید ترین تباہی سے دوچار ہوجائے گا نیز اس بیماری سے بچاو کے لیے ابھی تک کوئی موثر دوائی بھی ایجاد نہیں ہوسکی اور جو ادویات ایجاد ہوئی بھی ہیں

تو وہ اتنی مہنگی ہیں کہ عام بندہ ان کو خریدنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا ایک رپورٹ کے مطابق ایڈز کے علاج کے لیے نئی طاقتور ادویات کی دریافت نے غریب اور امیر ممالک میں ایک ڈرامائی صورتحال پیدا کر دی ہے ایک ایسے وقت میں جب امریکی اور یورپی باشندے خوشی منا رہے ہیں کہ ایڈز سے بچاؤ کی دوائی ایجاد ہوئی ہے اقوام متحدہ کے پروگرام برائے ایچ آئی وی (H.i.V) ایڈز نے دنیا بھر میں ایڈز کی صورتحال کے بارے میں جو رپورٹ جاری کی اس رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ایچ۔آئی۔ وی (H.i.V) اور ایڈز سے متاثرہ افراد کی ۹۰ فیصد تعداد اتنی غریب ہے کہ اسے نئی ادویات سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اقوام متحدہ کی رپورٹ کے مطابق چند سال قبل ایڈز سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد پندرہ لاکھ (۱۵,۰۰۰۰۰) سالانہ تک پہنچ جائے گی جبکہ روزانہ ایک ہزار (۱,۰۰۰) بچوں سمیت پچاسی سو (۸۵,۰۰) افراد ایچ۔آئی۔وی (H.i.V) کے انفیکشن سے متاثر ہوں گے۔نئی ادویات اس قدر مہنگی ہیں کہ صنعتی دنیا بلکہ بہت زیادہ ترقی پذیر ممالک کے مریض بھی ان کا خرچ برداشت نہیں کر سکتے مثلاً اگر تھائی لینڈ کا ایڈز کا ایک مریض ایک ہفتے تک ان ادویات کو استعمال کرے گا تو اوسط درجے کے ایک شخص کی مجموعی سالانہ آمدنی اس کی نذر ہو جائے گی اس طرح ۲۷۰ ڈالر سالانہ کمانے والے ایک اوسط درجے کے بھارتی شہری کے لیے بھی یہ خرچ برداشت کرنا ممکن نہیں ہوگا ماہرین اس صورتحال کے بارے میں یہ تبصرہ کرتے ہیں کہ ''(غریب مریضوں کے لیے نئی ادویات بے کار ہیں)'' ان کا دائرہ بہت محدود ہے اس وقت صورتحال یہ ہے کہ ترقی پذیر ممالک کی حکومتیں اگر ایچ۔آئی۔وی (H.i.V) سے متاثرہ افراد کو یہ ادویات فراہم کرنا چاہیں تو بھی ایسا نہیں کر سکتی ہیں حتیٰ کہ امیر ممالک کے لیے بھی ہر مریض کو ان ادویات کی فراہمی مشکل کام ہوگا ماہرین کے مطابق افریقی ممالک، جہاں سالانہ ہر باشندے پر صرف ۱۰ ڈالر صحت کی دیکھ بھال پر خرچ کیے جاتے ہیں ان کے لیے یہ ادویات مسرت کی کوئی نوید نہیں لاتی ہیں

جنوبی افریقہ جو افریقی ممالک کے مقابلے میں بدرجہا مالی حیثیت رکھتا ہے اس ملک کے لیے بھی اپنے تمام مریضوں کا علاج کرنا اپنے قومی بجٹ کا دو تہائی بجٹ خرچ کرنے کے مترادف ہوگا اس سب کے باوجود بعض ممالک اپنی سی کوشش کر رہے ہیں مثلاً فلپائن کی حکومت، جس نے چند سال قبل ایڈز کے مریضوں کے علاج کے لیے پندرہ لاکھ (15,00000) ڈالر مختص کئے تھے اس نے سرخ فیتے کی رکاوٹیں ہٹا کر تین ادویہ ساز کمپنیوں کو یہ اجازت دی ہے کہ وہ ایڈز کے مریضوں پر (پروٹی ایز انہیبی ٹرز) کا ٹیسٹ کریں۔ دنیا بھر کے عوامی صحت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ ایڈز کے لیے مختص کی جانے والی رقم کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اسے مہنگے علاج پر خرچ کرنے کے بجائے لوگوں کو ایڈز کے بارے میں معلومات فراہم کرنے اور حفاظتی تدابیر اختیار کرنے کی طرف متوجہ کرنے پر خرچ کیا جائے ایڈز کے بارے میں لوگوں میں شعور بیدار کرنے کی مہم میں مثبت نتائج سامنے آئے ہیں مثلاً بھارت اور تھائی لینڈ میں اس مہم نے مرض کے پھیلنے کی شرح کو کم کرنے میں مدد دی ہے۔ اقوام متحدہ کے ایڈز پروگرام کی رپورٹ کے مطابق سب صحارا: افریقہ میں ۱۴ ملین افراد ایچ آئی وی (H.i.V) کا شکار ہو چکے ہیں جو کہ دنیا بھر کے ایچ آئی وی (H.i.V) مریضوں کا ۵۹ فیصد ہے ملاوی میں ہر سات افراد میں سے ایک فرد جبکہ زیمبیا اور زمبابوے میں ہر ۶ میں سے ایک سے زائد افراد اس وائرس کے میزبان ہیں۔

یہ رپورٹ پڑھ کر اب انسان سوچے کہ اللہ کی نافرمانیاں کس طرح انسانیت کے لیے قیامت خیز ثابت ہوتی ہیں اور انسان کن مصائب و آلام کا شکار ہو جاتا ہے زنا سے اللہ کے نبی ﷺ نے چودہ سو سال پہلے اسی لیے بار بار بچنے کی تاکید فرمائی تھی تا کہ انسانیت اس گناہ کے پیچھے چھپی تباہی کی زد میں نہ آئے لیکن آج اہل یورپ اور جو بھی ممالک ان نافرمانیوں کا ارتکاب کر رہے ہیں ان پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو عمومی عذاب آیا ہے وہ بھی آپ نے اوپر کی سطور میں پڑھ لیا پیارے مسلمانوں اب یورپ

بھی کہہ رہا ہے کہ اس خطرناک وبا سے بچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ لوگوں کو اس گناہ سے روکا جائے اور آگاہ کیا جائے حالانکہ ہمارے نبی ﷺ نے جو بات چودہ سو سال پہلے بتلائی وہ یورپ والے اب بتا رہے ہیں کیا ہی اچھا ہوتا کہ یورپ والی اتباع محمد ﷺ کر لیتے اور آج انہیں اپنی غلط نظام کی وجہ سے ان مصیبتوں سے چھٹکارا مل جاتا لیکن انہوں نے اسلام کے نظام کو فرسودہ قرار دے کر اپنی عقل استعمال کی جس کی وجہ سے آج ان کے معاشرے میں بدامنی واضح نظر آتی ہے کیا مسلمان ان سب چیزوں کو دیکھ کر بھی نہیں سمجھ سکتا کہ اسلام کی تعلیمات انسانیت کے لیے رحمت اور اہل مغرب کی تقلید انسانیت کے لیے تباہی ہے جو دنیا میں ہی نہیں آخرت کے عذاب کی شکل میں بھی اس پر مسلط ہوگی کیا ہی اچھا ہوتا کہ آج کا مسلمان مغربی تہذیب کو پسند کرنے کے بجائے اسلام کی تعلیمات سے اپنے آپ کو مزین کرتا اور اسلامی خلافت کے قیام کی کوشش کر کے اسی نظام کی جدوجہد کرتا جو نظام ساری انسانیت کے لیے باعث رحمت ہے اور جس کی بدولت سارے معاشرے امن وسکون کا مثالی منظر پیش کرتے ہیں اب یہ سارا کچھ پڑھ کر ایک مسلمان اندازہ کرے کہ اسلام نے زانی کے لیے جو حدود متعین کی ہیں ان کا انسان کو کیا فائدہ ہے بلکہ پوری انسانیت کو کیا فائدہ ہے اہل مغرب آج اسلامی سزاؤں کے خلاف مذموم پروپیگنڈہ صرف اسی وجہ سے کر رہے ہیں کہ مسلمان ان حدود کو بھلا کر ان کہ نقش قدم پر چلے تاکہ مسلم معاشرہ بھی یورپ کی طرح ہو جائے۔ اور ان میں بھی ماں، بہن، بیٹی کی کوئی تمیز نہ رہے اور یہ انسان ہونے کے باوجود جانوروں کی سی زندگی گزاریں۔ لیکن مسلمانوں کو ان کے غلیظ پروپیگنڈے کا شکار ہونے کے بجائے قرآن وحدیث سے مکمل راہنمائی حاصل کرنی چاہیے اور یورپی تہذیب کے کسی بھی اصول اور قانون کو اپنانے کے بجائے تعلیمات اسلامیہ پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ اسی میں مسلمانوں کی کامیابی کا راز ہے۔

لہٰذا اگر آج کا مسلمان بھی یہ چاہتا ہے کہ اس کا گھر......اس کا خاندان......اس کا

معاشرہ پرامن اور بامثال ہے تو پھر اسے چاہیے کہ اہل یورپ کی تقلید کے بجائے احکامات اسلام پر عمل کرے اور جن امور سے اسلام نے بچنے کی تاکید کی ہے ان سے رُک جائے۔

اللہ رب العالمین تمام مسلمانوں کو اسلامی احکامات میں چھپی کامیابیوں کی سمجھ عطا فرمائے۔ آمین

گناہوں کے اندھیروں میں بھٹکتی انسانیت سے

ایک گذارش

قارئین کرام! آپ نے چند صفحات پیچھے کی سطور میں پڑھا کہ اسلام نے زانی کے لیے حد لگائی ہے یعنی کہ سزا متعین کی ہے تا کہ اس سزا کے باعث وہ زنا سے توبہ کرلے اور باقی لوگ اسے دیکھ کر عبرت حاصل کریں جس سے یہ فائدہ ہوگا کہ یہ گناہ خود بخود لوگوں کے دلوں سے نکل جائے گا لیکن افسوس ہم نے جب سے شریعت مطہرہ کی تعلیمات پس پشت ڈال کر بزدلی اور سستی کو اپنا شعار بنایا اس وقت سے ان چیزوں کو دیکھنے کے لیے آنکھیں ترس گئی ہیں امت مسلمہ اپنے گناہوں اور ترک جہاد کی وجہ سے ذلت کی اس دبیز تہہ کے نیچے دھنستی چلی جارہی ہے کہ ہم سے اسلام کی کئی خوشبودار اور معطر تعلیمات چھن چکی ہیں ۱۹۹۷ء میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں طالبان کی شکل میں ایک اسلامی حکومت دی تھی جس میں یہ سارے مناظر دیکھنے کو ملے تھے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جارہا ہے اور زانی پر اسلامی حد لگائی جارہی ہے لیکن افسوس مسلمانان عالم جو دنیا کی فانی لذتوں میں گم ہوکر صرف اپنے گھر تک محدود ہوگئے ہیں جنہیں پوری دنیا میں کٹتے مسلمان نظر نہیں آتے اور سسکتی مسلم بیٹیوں اور بلکتے بچوں کا درد محسوس نہیں ہوتا اور وہ بے حسی کی تصویر بنے اپنی ہی دنیا میں مگن ہیں ایک وقت وہ تھا جب پوری دنیا کفر و شرک کے گھٹا ٹوپ اندھیرے کی زد میں تھی اور دور دور تک ظلمتوں کے بسیرے تھے پھر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اسلام کا سورج طلوع ہوا اور دنیا میں اسلامی تعلیمات نے اپنا نور بکھیرنا شروع کیا تو ظلمت کے اندھیرے دور بھاگنے لگے پھر جب اسلامی تعلیمات

اس زمین پر نافذ ہوئیں تو ہر طرف امن وامان قائم ہو گیا اور ہمارا معاشرہ مثالی معاشرہ کہلایا لیکن رفتہ رفتہ مسلمانوں نے اپنے اسلاف کی سب سے بڑی خوبی ''جذبہ حریت'' کو پس پشت ڈالا جس کے نتیجے میں مسلمان بزدل ہو گیا اور آج ساری دنیا کے کافر جب چاہیں جہاں چاہیں مسلمان کو تہہ تیغ کر دیتے ہیں کوئی ان سے پوچھنے والا نہیں اور پھر اسی بزدلی کو نحوست کی وجہ سے آج ہمارے پاس اسلامی تعلیمات پڑھنے کو تو ہیں لیکن ہم اپنے معاشرے میں اسے نافذ نہیں کر سکتے مسلمان تھوڑا سا سوچیں کہ اگر آج ہمارے پاس اسلامی حکومت ہوتی تو کیا ہمارے معاشرے میں موجود چوری، ڈاکہ، زنا، فحاشی وعریانی، بے پردگی اور دیگر سنگین نوعیت کے گناہ موجود ہوتے ہرگز نہیں ہرگز نہیں اگر ہمارے پاس خلافت ہوتی تو رب کعبہ کی قسم ہم ایسے گناہوں کی لپیٹ سے محفوظ اور عالم کفر کی غلامی سے آزاد ہوتے بس یہی وجہ ہے کہ عالم کفر مسلمانوں کو اسلامی حکومت کے قیام کے لیے متحد نہیں ہونے دیتا کیونکہ کافر جانتے ہیں کہ اگر مسلمانوں نے اسلامی تعلیمات کو گلے سے لگایا اور شریعت مطہرہ کا نفاذ اس زمین پر ممکن ہو گیا تو پھر مسلمان ان کی غلامی کے بجائے قرون اولیٰ کی طرح ان پر حکومت کریں گے اور نیز ان کے اندر اسلامی روایات فروغ پا جائیں گی اور ان کا معاشرہ پر امن ہو جائے گا بس اس نکتے کو ذہن میں رکھ کر آج اہل مغرب مسلمانوں کو دنیا کے کام میں لگا کر موت سے غافل بنا رہے ہیں تاکہ مسلمان عیش وعشرت کا دلدادہ ہو کر جانوروں کی طرح زندگی گذارے اور اس سے ایسے ایسے گناہ سرزد ہوں جنہیں دیکھ کر حیوانات بھی شرم محسوس کریں مسلمانو تھوڑا سا سوچو اور آنکھیں بند کر کے علیحدگی میں بیٹھ کر اپنا وہ دور یاد کرو جب پوری دنیا پر تمہاری حکمرانی تھی اور غیر مسلم فیصلے اور معاملات حل کروانے کے لیے تمہارے دروازے پر دستک دیا کرتے تھے۔ کیونکہ اسلامی تعلیمات اپنی حقیقی شکل میں زمین پر موجود تھیں جس کی وجہ سے ہر طرف امن وامان کا نفاذ تھا پھر غور کرو کہ اس معاملے کے پیچھے کون سے عوامل کارفرما تھے جن کی بدولت

قرون اولیٰ میں مسلمانوں کا کردار دیکھ کر ہزاروں لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہو جاتے تھے تو آپ کو نظر آئے گا کہ یہ صرف اسلامی تعلیمات کا زندہ ہونا اور خلافت اسلامیہ کا موجود ہونا تھا جس کی وجہ سے معاشرہ پر امن تھا کیونکہ اسلام اور کفر آپس ایک دوسرے کے مدمقابل ہیں اور اسلام امن اور سلامتی کا دین ہے اور یہ بات مُسلّم ہے کہ کافرانہ نظام امن سے عاری اور بدامنی کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے چنانچہ اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ جہاں اسلام نافذ ہوگا وہاں امن ہوگا اور جہاں کفر کا نظام ہوگا وہاں فساد ہوگا اور آپ کو زیادہ تحقیق یا محنت کی ضرورت نہیں پڑے گی آپ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور اور تابعین اور طالبان کا دور دیکھیں اور پھر اس وقت امریکہ اسرائیل برطانیہ اور دیگر کافر ممالک کو دیکھیں تو آپ کے سامنے ساری حقیقت کھل جائے گی کہ صحیح کیا ہے؟ اور غلط کیا؟ اب ایک مسلمان یہ باتیں سوچ کر کہتا ہے کہ یہ ساری باتیں اپنی جگہ ٹھیک ہیں لیکن موجودہ حالات میں خلافت آئیگی کیسے؟ تو اس کا آسان حل ہے کہ مسلمان دنیا کی مادی زندگی کو پس پشت ڈال کر اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے میدان میں نکلے کیونکہ عالم کفر کے نظام کو صرف جہاد کے ذریعے ختم کیا جا سکتا ہے اس کے علاوہ کوئی حل نہیں اور طالبان کی حکومت ماضی قریب کا سب سے بہترین نمونہ ہے کہ وہاں خلافت اسلامیہ کا قیام جہاد ہی کی بدلت ممکن ہوا اور وہاں اسلامی حدود کا جاری ہونا اور تمام اسلامی قوانین کا نافذ ہونا اسی قتال فی سبیل اللہ کی بدولت ممکن ہوا اور اگر آج مسلمان دیگر سیاسی طریقوں میں الجھنے کے بجائے موت سے محبت کر کے جہاد کی راہ اختیار کرے تو وہ دن دور نہیں جب عالم کفر کا حصار ٹوٹ جائے گا اور اسلام اپنی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ زمین پر نافذ ہوگا اور تمام گناہوں سے ہمارا معاشرہ پاک ہو جائے گا۔

واخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین